# سبز حرف کے شجر

اشتیاق عالم ضیا شہبازی

جدید لب و لہجہ کی نعتوں کا حسین گلدستہ

# سبز حروف کے شجر

علامہ سید اشتیاق عالم ضیاؔ شہبازی

• دار الاشاعت •

"حضرت مولانا ولی العالمؒ اکیڈمی"

"شہبازیہ روحانی علمی مرکز" خانقاہ عالیہ شہبازیہ

مولانا چک، بھاگلپور، بہار

© جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | "سبز حروف کے شجر" |
| نتیجۂ فکر | : | علامہ سید اشتیاق عالم ضیا شہبازی |
| پروف ریڈنگ | : | ڈاکٹر سید شاہ طلحہ رضوی برق |
| کمپیوٹر کمپوزنگ | : | ڈی ٹی پی کمپیوٹرس، کاظمی بیگم کمپاؤنڈ، پٹنہ سیٹی |
| سال اشاعت | : | مئی ۲۰۰۰ء |
| تعداد اشاعت | : | ۵۰۰ (پانچ سو) |
| صفحات | : | ۱۷۰ |
| مطبع | : | کراؤن آفسٹ، سبزی باغ، پٹنہ ۴ |
| قیمت | : | Rs. 85=00 |
| ناشر | : | "حضرت مولانا ولی العالمؒ اکیڈمی" |

اشاعتی ونگ

"شہبازیہ روحانی علمی مرکز"

خانقاہ عالیہ شہبازیہ۔ مولانا چک، بھاگلپور، بہار

فون 423274 - (0641)

ملنے کے پتے :-
- خانقاہ عالیہ شہبازیہ، مولانا چک، بھاگلپور، بہار
- بک امپوریم، سبزی باغ، پٹنہ ۸۰۰۰۰۴

# انتساب

انتساب کرتا ہے
ایک بے ہنر بندہ
یعنی
شاعر عاصی
رحمت دو عالمؐ کی بارگاہِ عالی سے
کہ
حیات اُنہی سے ہے
اور
نجات اُنہی سے ہے
کائنات اُنہی سے ہے

انتساب کرتا ہے
اک غلام ناکارہ
چند نعت کے صفحے
اہلبیت کے سارے معتبر گھرانوں سے
خوشنما گلستاں سے
عشق جنکا ایماں ہے
رونق دل وجاں ہے

اور
یہ حکم قرآں ہے
دین کے سہارے ہیں
نور کے سی پارے ہیں
ناخدا ہمارے ہیں
حضرت علیؓ مولا
بنت مصطفےٰؐ زہراؑ

وہ
رسولؐ کے سبطین
یعنی حضرت حسنینؑ
اُنکی پاک نسلوں کی
مشکبار شاخوں کے
سبز سبز پتوں سے
ننھی ننھی کلیوں سے
سرخ سرخ پھولوں سے
بھینی بھینی خوشبو سے

انتساب کرتا ہے
اُن نفوس قدسی کی پاکباز روحوں سے
جس نے شعر لکھے ہیں
مدحت محمدؐ میں
الفت محمدؐ میں

خواہ
ابن ثابتؓ ہوں
یا
پسر رواحہ کے
یا
دگر صحابہ ہوں، تابعین اُمّت ہوں
صالحین ملّت ہوں
اُنکے پاک جذبے کو
انتساب کرتا ہے

انتساب کرتا ہے
ایک ذرّۂ ناچیز
گرد راہ بے مقدار
کوئے شاہبازی کا
فکر و فن کی کاوش کو
اِس قلم کی جنبش کو
نور آسمانی سے
حسن لامکانی سے
شاہباز عرشی کے روئے من رآنی سے
اُنکے شاہزادوں سے
اُنکے جانشینوں سے
نام سے اُسی گھر کی

انتساب کرتا ہے

جنکے ماہ پارے ہیں
غوث دیں صفی اوّل
قطب حق شہ عاصم
عابد و موحدؔ اور حضرت صفی ثانی
یہ بھی
فیض نوری ہے
لطف اشرف العالم
برکت شریف عالم
ورثہ سعید عالم
اور
عطاؤ بخشش ہے
میرے جدؔ اکرم کی
ہاں
ولی العالمؔ کی
حسن تربیت بیشک
مرشدی، ابی، کی ہے
حضرت صفی کی ہے
اور
دعا ہے مادر کی
جو نہیں ہیں دنیا میں

آرزو

برادر کی

نوجوان شاعر کی

خوش ادا غزل گو کی

اب نہیں جو دنیا میں

ان سنہرے رشتوں کو

انتساب کرتا ہے

اپنا شعری مجموعہ

بندہ اشتیاق عالم

کہہ ضیاؔ

قبول افتد

قالو ا ربّنا ۔ آمین

***

# پیش لفظ

پیش لفظ لکھنا ہے
نعت کا یہ مجموعہ سامنے جو رکھا ہے
میری ہی قلم کی یہ کاوش عقیدت تھی
"سبز حروف" سے جس نے "یہ شجر" اگایا ہے۔
کیا میں اس کے قابل ہوں--؟
حمد، نعت، کچھ لکھوں--؟
کچھ نہیں میں لکھ سکتا
پیش لفظ کیا لکھوں؟
جب مجھے ہی یہ کام کرنا ہے
لاؤ-- پھر ایک کام کرتا ہوں
شروع کرتا ہوں
نام سے اُس کے
یعنی

اللہ

جو کہ یکتا ہے
سب کا خالق ہے سب کا رزاق ہے
وہی رحمٰن بھی رحیم بھی ہے
ساری تعریف اسی کو زیبا ہے

سب ہیں محتاج، اور وہ مختار
کائناتِ وجود کی ہر شئے
اسکی قدرت کا ہی کرشمہ ہے
جسکو چاہے عطا کرے عزت
جسکو چاہے ذلیل و خوار کرے
ہر بھلائی ہے دست قدرت میں
میں اسی کا تو ایک بندہ ہوں
خاطی، عاصی، ذلیل، ناکارہ
مجرم و نابکار، آوارہ
سر سے پا تک گناہ میں ڈوبا جسکے عصیاں کی حد ملے نہ حساب
ایسا بندہ ثنا کریگا کیا؟
حمد خالق بیاں کرے گا ——
جبکہ اُس ذات کبریا کی حمد
اچھے اچھوں سے تو بیاں نہ ہوئی
منہ میں انسان کے زباں نہ ہوئی
پھر بھی بے حمد رب لکھوں میں کیا؟
وہی لکھ دوں نہ کیوں جو فرمایا
یعنی آغاز کار بسمہ اللہ
آگے پھر ایک سخت منزل ہے
یہ تو اُس سے بھی زیادہ مشکل ہے
وہاں دیوانے پہ گرفت نہیں
یہاں اک حرف پیش رفت نہیں

یہاں جبریل پر سمیٹے ہیں
بایزید و جنید جیسے لوگ
نفس گم کردہ آئے ہیں، بھائی
عرش نعلین چومتا ہے اگر
قدسی پلکیں بچھاتے ہیں - بھائی
انبیاء بھی ادب سے عزت سے نام اسکا زباں پہ لاتے ہیں
سید المرسلین، روحی فدا
خاتم الانبیا، حبیب خدا
احمد مجتبیٰ، نبی اللہ
ہے محمدؐ مرا رسول اللہ
شان اتنی بلند و بالا ہے، مدح خواں انکا حق تعالیٰ ہے
سارا قرآن انکی سیرت ہے، نعت ہے، انکا بول بالا ہے
ایسی سرکار میں بھلا مجھ سا روسیہ کمترین کیا لائے
لکھ سکے کیا قصیدۂ رحمت، نعتیہ گیت کیا سنا پائے
خلق ہونے میں وہ ھوالاول
اپنی بعثت میں ہے ھوالاخر
اپنی رحمت میں وہ ھو الظاھر
اور حقیقت میں ہے ھوالباطن
جبکہ بو بکر، عمر، علی، عثمان کہہ اٹھے گرم جستجو ہو کر
ما عرفناك حق معرفتك
پھر ثنا کیا بیاں کروں میں ضیاؔ
گردِ پا تک نہ جب رسائی ہو

عقل حیران لوٹ آئی ہو
ہاں یہی ہے مرے لئے بہتر
ذات عالی پہ میں درود پڑھوں
انکی سب آل جس میں شامل ہے
اور یہ کام یوں بھی ہے آساں
میں تو صرف اپنے لب ہلاتا ہوں
خامۂ بندگی چلاتا ہوں
اللّٰھم زباں پہ لاتا ہوں
اور خدائے کریم عزوجل
بھیجتا ہے درود خاص اُن پر
جیسا ہے ان کی شان کے لائق
یہ بھی لطفِ عمیم ہے اُس کا
ہم گنہگار خاطی بندوں پر
کام میرا ہے، اور وہ کرتا ہے
اے خدا
بھیج تو درود و سلام
مصطفیٰ پر اور آل پر اُنکی
صد ہزار اور
لاکھوں لاکھ درود
اُنکی شان رفیع کے لائق
اور اسی وردِ پاک کے صدقے
میرے سارے گناہ بخش دے تو

قبر سے حشر تک عذاب شدید
اُنکی رحمت کے صدقے دور رہے
رستگاری رہے
رہائی رہے
اپنے قہر و جلال سے مولیٰ
دورِ صلِّ علیٰ کے صدقے میں
ذکر خیر الوریٰ کے صدقے
آل احمدؐ ہی کے وسیلے سے
التجا یہ قبول کر، اللہ
اب گذارش یہ کرتا ہے بندہ
نعت خیر الوریٰ کے بارے میں
نعت گوئی کی ساعت اوّل
کُن کی تاریخ سے بھی پہلے ہے
خلقت کائنات سے پہلے
موضع شش جہات سے پہلے
خالق نعت کون؟
اللہ
سامع نعت کون؟
"نور اللہ"
ہے محمدؐ مرا رسول اللہ
پھر اسی نعت کے تتبع میں
انبیا نے بہت سے نعتیں کہیں

جو خدا نے انہیں سنائی تھیں
گا ہے توریت گہ زبور میں، اور
کبھی انجیل اور مصاحف میں
سلسلہ یہ دراز ہوتا گیا
اور قرآن سے ہوئی تکمیل
اِسکی لذت نے بیقرار کیا
دل کے رشتوں کو استوار کیا
پھر تو اشجار، سنگریزے تمام
نعتِ پاکِ نبی سنانے لگے
یوم میلاد سب منانے لگے
ابو طالب قصیدہ کہہ اٹھے
فاطمہ زہرا نے لکھے اوصاف
علی مشکل کشا نے لکھی ثنا
کبھی حسّان ابن ثابت نے آ کے منبر پہ نعت پاک پڑھی
کعبؓ، عبداللہ رواحہؓ نے
نعتیہ شعروں کے گہر رولے
جبکہ مدحت میں وہ زباں کھولے
سب عطائے رسول پاتے رہے
شکر میں جان و دل لٹاتے رہے
بعد اصحاب اہل ہمت نے
بڑھ کے بندِ کمر کسا اپنا
قافلے نعت کے نکلنے لگے

دل کی وادی سے جانب بطحا سرخ اشکوں کی شوخ چھاؤں میں
شہدا، اتقیا، امام و فقیہ
اولیا، علما، صاحبانِ نظر
بو حنیفہ امام مالک بھی
شافعی، احمد ابن حنبل بھی
اس شرابِ نظر کے مست ہوئے
جب ہوا کوئی رنج وافسردہ
لکھنے بیٹھا قصیدہ بردہ
رومی، سعدی، سنائی و جامی
حافظ، عطار، خسرو قاآنی
ایسے اہلِ قلم کے ناموں کی صرف فہرست ہے طویل اتنی
سینکڑوں جلد ہو ضخیم ترین
پھر بھی اسماء نعت گویوں کے اتنے اوراق میں سما نہ سکیں
اور ابھی سلسلہ یہ جاری ہے
جب کہ معلوم ہے یہ راہی کو
کسقدر خار زار وادی ہے نعت گوئی کی یا اللہ
پوچھا عرفیؔ سے تو کہا سنئے
"عرفیؔ مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا است
ھشدار کہ رہ بردم تیغ است قدم را"
بھاگ دوڑ اس میں اس طرح نہ کر عرفیؔ
یہ رہِ نعت ہے یہ صحرا نہیں
ہر نفس تیغِ تیز پر ہے قدم

اللہ اللہ نعت کا یہ مقام
یوں تو ہر صنف میں خطا و غلط
باعث ننگ و عار و ذلت ہے
ولے نعت نبیؐ میں اے معاذ اللہ
سہو، ولغزش بھی کیا قیامت ہے
دین و ایمان کا خسارہ ہے
بارگاہِ نبیؐ میں رسوائی
اور خدا کے غضب کا باعث ہے
ایسے نقصان کی تلافی نہیں
یہاں گستاخ کو معافی نہیں
اس لئے نعت لکھنے والے کو ہر قدم احتیاط لازم ہے
فرق اُلوہیت اور نبوت کا
رمز میں، یا کنائے میں ہی سہی
کسی صورت نہ ہو کبھی معدوم
انبیاء کے مقام کو جانے
ایسی تعریف ہے حرام جہاں
دوسرے نبیوں کی کسی صورت
اس میں توہین کا رہے پہلو
اور یہ بھی ضروری ہے ہر لفظ
ان کے شایان شان لانا ہے
اور قرآن کے اجالے میں
حسن کردار کو دکھانا ہے

واقفیت رہے عقائد کی
اور
اعلیٰ ترین صفات کا فہم
علم ہو دین مصطفائی کا
پہلا زینہ ہے جو رسائی کا
عشق کا نور موجزن ہو مگر
ساتھ ہو پاسبان عقلِ سلیم
ہر قدم پر ادب ہو کامل ادب
ہر نفس احتیاط اور تعظیم
خوف طاری رہے وجود پہ بھی
دل پہ خامہ پہ لوح پہ یکساں
آنکھیں روتی رہیں گناہوں پر
عجز اظہار سے زباں ہو گنگ،
اُن کا لطف و کرم نظر میں رہے
آس بخشش کی چشم تر میں رہے
تب کہیں نعت پاک لکھی جائے
شاید اک مصرع ایسا بھی اترے
جو کسی روز ان کے واصف کی
عاقبت کو سنوارنے کے لئے
ان کی بزم کرم میں کام آئے
ہے یہی نعت گوئی کا مقصد
اور ہر مقصد بلند سے یہ

مقصد زندگی نرالا ہے
بندہ اشتیاق عالم، کیا مجال جو لکھے نعت کا کوئی مصرع
علم و فن کی طاقت سے
یا سخن کی جرأت سے
یا
لغت کی قوت سے
سب ہے اس ذات کی عنایت سے
خاک ہے جس کے آستاں کی ضیا
گرد ہے جس کے کارواں کی ضیا

—

۹۵۶ھ جونہی شروع ہوا، آفتاب کرم طلوع ہوا
سرزمین اساس دیورہ پر۔ شاہ خطاب ابن خیر کے گھر
وہ حسینی بخاری ہاشمی نسل، فاطمی مصطفائی علوی اصل
جو محدث فقیہ عصر بھی تھا
وہ محقق تھا
وہ مجدد تھا
وہی ہادی بقول عالمگیر
وقت کا اپنے بو حنیفہ تھا
جسکے شاگرد عالمان ہند
اور حلقہ بگوش، شاہجہاں
اولیائے کبار
اس کے مرید

کیوں نہ ہو اس کے باب عالی پر
بھیڑ تھی علم کے پیاسوں کی
اژدہام کثیر اُمڈ آیا
جام عرفان پینے والوں کا
اس کے دست کرم کی گردش نے
سب کو مست مئے الٰہ کیا،
وہی ۱۰۵۰ ہجری میں
واصل حق ہوا جو نبی۔ واللہ
افضل النّاس مادّہ نکلا
غوث العالم کی سال رحلت کا
اُسی بندہ نواز کو دنیا
عرش کا شاہبار کہتی ہے
۹۸۵ ہجری میں جس نے
مطلع النور میں ورود کیا
شہر ہے وہ مقام بھاگل پور
مرکز عشق آستانہ ہے
علم و حکمت کا یہ خزانہ ہے

فیض شہباز لامکانی سے
سلسلہ اس قدر دراز ہوا
ایک دانے سے
اس قدر پھیلے

علم و حکمت کے سایہ دار اشجار
جس کے سائے میں تھی کھڑی دنیا
دھوپ سے گمرہی کی بچنے کو
ان کے فرزند و جانشین کے پاس
شاہ عبد السلام و عبد الطیف
اور حضرت تقی کے قدموں میں
سارے فرزند آپ کے گویا
عالم و مفتی و فقیہہ رہے
وہ مفسّر بھی تھے محدث بھی
ماہر کُل علوم و جملہ فنون
ساتھ ساتھ
اہل عشق اہل نظر
گامزن تھے رہِ ولایت پر
سب سے چھوٹے حضور کے فرزند
مصدر ارجمند شاہ صفیؒ
جن کے دم سے ہرا گلستاں ہے
ساری اولاد گل بداماں ہے
ان کے نور نظر شہ عاصمؒ
عابد اوّل انہی کے لختِ جگر
ان کے فرزند تھے موحدؔ اور
نور عین آپ کے صفی ثانی
اُن کے شہزادے عابد نوریؒ

اشرف العالم و شریف عالم
شاہ عالم و ہم رئیس عالم۔ یہ ہیں ابنائے حضرت نوریؒ
تھے شریف عالم مکرم کے باوقار لخت جگر
عالم دہر وہ سعید عالم
جن کے صلب سعید کا جلوہ
حضرت سیدی ولی عالمؒ
یادگارِ آپ ہیں اماموں کی
نسل در نسل سارے ولیوں کی
آل شہباز کے گھرانوں کی
حضرت صفی عالم
مرشدی وابی مرا قبلہ
جن کی نسبت سے میں نے پائی ہے
آل شہباز کی فضیلت بھی
تخمِ سادات کی یہ دولت بھی
جس کے لائق نہ تھا وہ عزت بھی
اور پھر یہ ضیائے شہبازی
سال پیدائش اس سخنور کی
یک ہزار نہ صد و پنج ودو
یعنی
عیسوی سنہ ۱۹۵۲
جائے پیدائش
اس سخنور کی

ملا چک خانقاہ شہبازی
میرے اجداد کا جو مسکن ہے
روز و شب بھی یہیں گزارے ہیں
بجز ان لمحۂ غنیمت کے
جن دنوں درس میں رہا مشغول
اور بحمدہٖ تعالیٰ
جتنا حصہ تھا میری قسمت کا
علم و حکمت سے اتنا پایا ہے
عالم و فاضل و فقیہ تو کیا
میں ادیب و سخنور و واعظ
کچھ نہیں ہوں

فقط
اک حرف سکوت
جس پہ الطاف ہیں بزرگوں کے
مہتمم جامعہ — ولی عہد
ناظم خانقاہ، قاضی شہر
قائد وقت، رہنمائے وطن
میں تو کچھ بھی نہیں ہوں کچھ بھی نہیں
چند الفاظ ہیں شکستہ
جنہیں
سب نے رکھ ڈالا جسم پر میرے
چند پیوند لگی قبا کی طرح

سچ یہی ہے
میں ان کا اہل نہیں

شاعری بھی ہماری ورثہ ہے
اِسی ماحول کا
فضاؤں کا
جن میں پھیلی ہے نعت کی خوشبو
روشنی علم کی تمدن کی
تین سو سال سے لہو میں ہے
یہی مئے جسم کے سبو میں ہے
کبھی کچھ کم
کبھی ہے بیش از بیش
نہ کسی عہد میں ہوئی معدوم
حضرت احسن اللہ عباسی
تھے نواسۂ مخدوم
ان کے عہد سے ابتک سلسلہ یہ جاری ہے
اک قصیدہ حضرت کا
شانِ مرتضیٰ میں ہے
جو بشکل خمسہ ہے
بعد ان کے یہ سلسلہ بیشک
عہد در عہد روز افزوں ہوا
یعنی اجداد میں ہمارے سب

صاحب علم اور سخنور تھے
حضرت اشرف العالم حضرت شریف عالم
حضرت شاہ عالم اور حضرت رئیس عالم
قاضیؔ راققؔ وناطقؔ وراحقؔ
عہد ماضیٔ قریب میں فائقؔ
سب کے سب عاشق رسول خدا
ذاکر مصطفیٰ فدائے نبی
یعنی مدحت گران پیغمبر
حد تو یہ ہے زنان خانہ بھی
فارسی عربی کے قصائد کو
لے کے آغوش میں سناتی تھیں
صرف اتنا ہی نہیں کرم بلکہ
خادم، جاروب کش، موذن تک
مطبخ خانقاہ کے لائق ہو نہار باورچی
نعت پاک لکھتے تھے خوب خوب پڑھتے تھے
یہ فضا جس میں میں نے آنکھ کھولی تھی
ابتدا میں غزل لکھی میں نے
کچھ دنوں صرف غزلیں لکھتا رہا
نعت دو چار۔ وہ بھی ڈر ڈر کر
جن دنوں عازم مدینہ ہوا
اور بحری جہاز پر آیا
سلسلہ بڑھا اتنا

کہ
قیام مکہ میں اور قیام جدہ میں
وادیٔ مدینہ میں
صرف نعت کہتا تھا
بس یہی کمائی تھی
اور
یہی عبادت تھی
روضۂ مکرم پر جب کبھی ہوا حاضر
پیش کر کے سلام
نعت کے شعر بھی سناتا تھا
رحمت دو عالم کو
تین ماہ اسی صورت
میں نے واں گزارا ہے
اور اب تو اسی تجسس میں
رات اکثر مری گزرتی ہے
کوئی اچھی سی نعت آجائے
سطح ذہن پر کرن بن کے
شاندار مطلع ہو
شاہکار مصرع ہو
شہریار کہلاؤں
تاجدار کہلاؤں
صنف نعت نبی کے صدقے میں

## پچیس

علم تازہ کروں میں شامی کا
اور اسلوب پاؤں جامی کا
نکتہ رازی کا لب سنائی کا
لہجہ درد آشنا غزالی کا
روشنی ہر ردیف بن جائے
قافیے کی امڈ پڑے صہبا
بکھرے ہر لفظ سے نئی خوشبو
ایسے ہر شعر کو شباب ملے
جس میں حسن نبی کا چرچا ہو
تار افکار کا رباب ملے
میں سجاتا رہوں ارم اپنی
نعت پاک نبی کے پھولوں سے
خوش ادا، خوش جمال لفظوں سے
لاؤں چن چن کے لُولُو و لالہ
جلوۂ عطائی سے
پاک، طاہر، منزّہ لہجوں سے
عمر اسی کام میں گزر جائے
کوئی مصرع اگر پسند آئے
میرے آقا کو شاہ طیبہ کو
بخش دیں میرے سب گنہ شاید
اک پسندیدہ نعت کے بدلے
آل و اولاد پر کرم کر دیں

چھبیس

ایک مصرع کے صدقے میں شاید
دین و دنیا سنوار دیں شاید
سن کے اک شعر میری نعتوں سے
یہی احساس ہے
کہ جس کے سبب
حسن ترتیب سے یہ مجموعہ
پیش کرتا ہوں
صد ادب - واللہ
آخرت میں ہمارے کام آئے
سہو یا خطا جو ہے وہ ہمارے ذمہ ہے
اور معافی کا طالب
ہر خطا پر ہے یہ بندہ
خیر جو کچھ ہے اس میں سب کا سب
وہ عطا ہے مولیٰ کی
سبز حروف سے میں نے یہ شجر اگایا ہے
شکریہ میں ہر اک معاون کو
میں دُعائیں دیتا ہوں
ایک لمحہ بھی جس نے
آج تک لگایا ہے
اس کی زیب و زینت میں
اور
اس کی خدمت میں

پیش کردہ ضیائے شہبازی

نعت کا یہ مجموعہ

بارگاہ رسول میں مقبول

ہو خدایا—

بحق آلِ نبی

مالك الملك ربّنا آمين

***

دانا پور
۱۰ ربیع الثانی
۱۴۲۰ھ

برادرِ گرامی قدر مہربان و والاشان زیدت معالیکم

سلام و شوق

امید کہ مزاجِ عالی بخیر ہوگا

آپ کا حکم تھا، عدولِ حکم ممکن نہ تھا،

پہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے

بس الامر فوق الادب کے پیشِ نظر اشعار میں کہیں کہیں مشورۂ قلم لگانے کی جرأت کی ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ آپ اسے رکھیں بھی۔

انتخاب اور مقدمہ میں کمپوزنگ کی غلطیاں اکثر ہیں، ان کی تصحیح ضروری ہے

آپ کی یہ نعتیں آپ کے حج کی مقبولیت پر دال ہیں، سرکار کی حضوری میں آپ کی دعائیں مستجاب رہیں۔

آپ کی نعتیں پڑھ پڑھ کر جھومتا رہا، بیشک یہ برکت اور فیضان اسی صاحبِ سبز گنبد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے۔ پڑھتا رہا اور رشک کرتا رہا۔

آپ یقین کیجیے میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں ان نعتوں کی کما حقہ توصیف کر سکوں، زبان، بیان، فصاحت، بلاغت، تشبیہ کی تازگی، استعارے کی ندرت، روانی و برجستگی، تلمیح کا حسن، دل کا سوز، قلب کا گداز، فکر کی رعنائی، خیال کی رفعت، جذبے کی پاکیزگی، مستی و وارفتگی، کیف و حال اور صنعتِ شعری کی بے شمار مثال آپ کی نعتوں کو ان کے تقدس و پاکیزگی کے باوصف قدرِ اول کی چیز بناتی ہے۔ اور یہ سب اس عشق کا فیضان ہے جو آپ کو (اور ہر مومن کو چاہئے) اس صاحبِ لولاک سے ہے۔ اللھم زد فزد آمین

میرے بھائی جی تو چاہا کہ حصولِ سعادت کے لیے ایک تقریظ مختصر ہی سہی اس گرانقدر کتاب میں ہو جاتی مگر میں اس قدر مصروف ہوں کہ روزانہ آرہ کا آنا جانا اسی وجہ سے مناسب کچھ کام نہیں کر سکتا، کسی طرح وقت نکال کر جو ہو سکا دیکھ لیا ہے پھر بھی منظومات کا قرض رہ ہی گیا جس کے لیے سراپا ندم اور معذرت خواہ ہوں۔ آپ خود بغور نظرِ ثانی فرما لیجئے۔ خدا کرے یہ اعلیٰ کلام خوب سے خوب تر شائع ہو سکے۔ میں اشاعت سے پہلے ہی بحرمِ تبرک پیشگی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

[illegible]

ان دنوں صحت کی طرف سے بھی مطمئن نہیں ہوں۔ بہرحال دعائے خیر کا طالب آپ کا

برقؔ [illegible]

# سخن گفتن چہ مشکل

"ہزار شکر خدا کہ وعدہ کی تکمیل ہوئی" "شہبازیہ علی روحانی مرکز" (Shahbazia Spritual Educational Centre) کے اشاعتی ونگ "مولانا ولی العالمؒ اکیڈمی کی دوسری پیشکش تسکین نظر ہے۔ سوانح حیات "سلطان العارفین" کی پہلی اشاعت میں ادارہ نے حضرت علامہ ابوالفرح سید شاہ محمد اشتیاق عالم ضیاؔ شہبازی کی وجد آفریں نعتوں کا دلکش مجموعہ آپ تک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا وہ بحمد اللہ پورا ہوا۔ "**سبز حروف کے شجر**" کی تقریب رسم اجرا حضور سلطان العارفین مخدوم العالم حضرت شہباز محمد بھاگلپوری قدس سرہٗ کے تین سو اکہتر ویں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر منعقد کیا جانا ہم سب کے لیے باعث امتنان ہے۔ مجموعہ نعت کی ترتیب میں کتابت، پروف ریڈنگ وغیرہ پر ممکن حد تک توجہ رکھی گئی ہے پھر بھی ممکن ہے کچھ خامیاں رہ گئی ہوں تو براہ کرم ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلی اشاعت میں اسے دور کیا جاسکے۔

ادارہ، اشاعتی مراحل میں معاونت و مشاورت فرمانے والے تمامی مخلصیں اور عزیزوں کا شکر گزار ہے۔ خصوصاً ڈاکٹر سید شاہ طلحہ رضوی برقؔ کا جنہوں نے پروف ریڈنگ کی زحمت بھی فرمائی اور مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

جناب سید شبیر احمد جعفری، جناب عزیز احمد نیاز فتحپوری جناب حافظ منصور عالم مدرس جامعہ، اقبال فرخ، عزیز القدر سید طیفور شامی سلمہٗ و عزیز القدر

سید مسرور رازی سلمہ، کی کاوشیں لائق ستائش ہیں جنہوں نے مسودہ تیار کرنے اور منتشر کلام کو یکجا کرنے میں مرتب کی حد درجہ معاونت کی۔

مخلص گرامی حبیب ہاشمی کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے آپ نے کلام کی ترتیب و تدوین میں صرف قیمتی اوقات ہی نہیں دیئے بلکہ اس کی اشاعت کے لیے ادارہ کو بلند حوصلہ بھی بخشا۔ اس مبارک سفر میں شامل ہونے والے تمامی ہمسفروں کا ادارہ تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

حضرت زیب سجادہ مولانا سید شاہ صفی العالم صفؔی مدظلہ العالی جو ادارہ کے سرپرست بھی ہیں اور ساری کاوشیں آپ کی دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ ان کی خدمت میں ادارہ مزید دعائے خیر کی امید رکھتے ہوئے نگاہ عقیدت خم کرتا ہے۔

"شاداں چہ عجب گر بہ نوازند گدارا"

محترم ڈاکٹر سید رافق الزماں پروفیسر مارواری کالج، بھاگلپور کا اصرار پیہم اشاعتی سفر کو تیز تر بنانے کا وسیلہ بنا۔

ادارہ ان سارے وسائل اور ذرائع کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

جناب سید اسماعیل وارثی شہبازی اور جناب سید ذکی الرحمٰن وارثی کے جذبات اور عزیزم سید تنویر احمد شہبازی، سید توقیر احمد شہبازی اور سید نیر علی وارثی کی دلچسپی، خاص کر سید انور علی وارثی سلمہ، کی محنتوں نے جلد از جلد مجموعہ کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ادارہ "مولانا ولی العالمؒ اکیڈمی"، جملہ معاونین و محسنین اور بزرگوں کے حق میں دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی پاکیزہ نعتوں اور رحمتوں کے صدقے دارین کی سعادتوں سے نوازے۔ آمین!

علامہ ضیاؔ شہبازی اور ان کے مجموعۂ نعت "سبز حروف کے شجر" کے تعلق سے اس کتاب میں کوئی تعارف نامہ یا تبصرہ، تنقیح و تنقید، یا فن شاعری و فن

عروض پر ایجاز و اختصار کی صورت میں کوئی مضمون آپ کو نہیں ملے گا۔ تاکہ وادیٔ نعت میں جب آپ گلگشتِ چمن کو نکلیں تو آپ کے ہمراہ آپ ہی کی آنکھیں ہوں، آپ ہی کا دل و دماغ، آپ ہی کا ذہن، آپ ہی کی فکر اور "سبز حروف کے شجر" کی سبز منظری، محبت رسول کی خنک فضائیں ہر صاحب ایمان کا ایمانی حق ہے، اسے کون چھین سکتا ہے۔ البتہ آپ کی واپسی پر ذہن و فکر اور دل و دماغ سے جو خوشبوئیں نکلیں گی ہو سکتا ہے وہی بعد میں صفحۂ قرطاس پر نقد و نظر اور تنقید و تنقیح بن کر بکھر جائیں۔

یہاں صرف محبتِ رسول کی روشنائی، لرزاں و ترساں شاعر کا قلم اور قاری کی وجود ہے۔ تیسرا کوئی نہیں۔

خوب مزے لوٹئے جلوۂ محبوب کے
نور تبسم بھی ہے، حسن تکلم بھی ہے

"ولی العالم اکیڈمی" کی زیر نظر دوسری پیشکش ۲۰۰۰ء میں "سبز حروف کے شجر" بیسویں صدی کی نعتیہ پیشکش ہے جسے ہم "نعت رسول ملنیم" بھی کہہ سکتے ہیں۔

ادارے نے علامہ سید اشتیاق عالم ضیا شہبازی کی نثری و منظوم تخلیقات کی اشاعت کے سلسلے میں جنگی پیمانے پر کام چھیڑ رکھا ہے۔ تاکہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تخلیقات محفوظ کر لی جائے۔

اسی سلسلے میں غزلوں کا مسودہ ترتیب کے لیے طالب توجہ ہے۔ دوسری جانب مذہبیات کے موضوع پر "ردالشکوک و الاشباہ" کا مسودہ مکمل ہے اور کمپیوٹر کمپوز شدہ پروف ریڈنگ کے لیے جا چکا ہے۔ فضائل درود شریف "صلّوا علیہ و آلہٖ" کا سرمایہ اشاعت کے لیے منتظر ہے۔ "مرشد السلوک" کا تقاضا اصرار پیہم کی حدوں کو چھوڑ رہا ہے۔ "خانقاہ شہبازیہ اور اصلاحی تحریکات" کی اشاعت حالات

کی متقاضی ہے۔

دوسری جانب علامہ موصوف کے علاوہ دوسرے اصحابِ قلم کے مسودے بھی اشاعت کا انتظار کر رہے ہیں۔

"علامہ سید اشتیاق عالم خطبات کے آئینے میں"، "حضرت مولانا اشرف عالم شخصیت اور خدمات"۔ 'بہر جانب تماشا ایست و تنہا یک تماشائی' کا عالم ہے۔ رفقائے ادارہ فیصلہ نہیں کر پا رہے ہیں کہ "اب اس کے بعد کیا ہو۔ ہونا تو وہی ہے جو منظور خدا ہوگا، البتہ ادارہ یہ امید رکھتا ہے کہ مجموعۂ نعت کی بلند پایہ پیشکش کے بعد نثری تخلیقات جو سلسلہ وار لگی ہوئی ہیں۔ یعنی (۱) مرشد السلوک (۲) یہ کیسے اسرار کھلے (۳) رحمت کائنات صبح رسول ان تینوں میں سے کوئی ایک آپ کے چشم مطالعہ تک پہنچائی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز

رحمتوں کا خواستگار، دعاؤں کا طالب

ادارہ

"حضرت مولانا ولی العالم اکیڈمی"

اشاعتی ونگ

"شہبازیہ روحانی علمی مرکز"

خانقاہ عالیہ شہبازیہ بھاگلپور

بہار

## (الف)

مری انا کا بھی ساغر کھنگال دے اللہ
شراب عشق نبی اس میں ڈال دے اللہ

مری زبان کو 'تے' 'نوں' 'الف' سے تر کر دے
مرے خیال کو 'ح' 'میم' 'دال' دے اللہ

میں آنکھیں بند کئے انگلیاں جہاں رکھ دوں
وہ کوئی حرف بھی ہو نیک فال دے اللہ

نہ جبرئیل ہوں میں اور نہ سدرہ جاہے مری
مجھے حضور کے قدموں میں ڈال دے اللہ

محل میں رکھا ہے فرعون کے اگر تو نے
مجھے بھی موسیٰ بنا کر نکال دے اللہ

سفر کے نام پہ صحرا نوردیاں کبتک
کسی سفر میں مدینہ نکال دے اللہ

گدا کیا ہے تو اب اس گدا کی لاج بھی رکھ
فقیر حسن ہوں گدڑی میں لعل دے اللہ

دعا ہے تجھ سے یہی اشتیاق عالم کی
نبیؐ کے نام پہ عشق بلال دے اللہ

***

(ب)

# حمد

تو اپنے لطف کا ہم پر نزول کر یارب
عطائے جلوۂ ذات رسول کر یارب

مرے رسول کے خالق مرے نبیؐ کے خدا
کسے میں یاد کروں تجکو بھول کر یارب

خمیر خاک مرا بھی تو بو ترابی ہے
مجھے بھی شہر مدینہ کی دھول کر یارب

یہ آرزو ہے کہ نعت نبی بہت سی کہوں
مری حیات کی راتوں کو طول کر یارب

میں جی چراؤں گا نعت نبی سے میری مجال
اک ایک مصرع تو مجھ سے وصول کر یارب

نہیں ہے شہپر جبریل کی کوئی حاجت
مجھے سپردِ ردائے بتول کر یارب

نبیؐ کے عشق میں صد چاک دل مرا کر دے
غم فراق میں چہرہ ملول کر یارب

کہونگا حشر میں لے کر بیاض نعت رسول
مجھے نہیں نہ سہی یہ قبول کر یارب

طفیل خانہ زہرا تو اشتیاق کو بھی
شمار خادم آل رسول کر یارب

***

(ج)

میں تیری مِلک تو مالک ہے اے خدا میرا
سکون قلب تو میرا ہے مدعا میرا

خوشا بلند ہے یہ کتنا سلسلہ میرا
حسینؑ میرا، علیؑ میرا، مصطفےٰؐ میرا

ہزار شکر کہ بدلا ہے آن میں یکسر
یہ تیری شان ہدایت نے راستہ میرا

نوائے حمد کی توفیق سرمدی دیکر
ترے کرم نے بڑھایا ہے حوصلہ میرا

گناہگار ہوں بیحد خطائیں مجھ سے ہوئیں
ہے تیرے عفو کی عادت پہ آسرا میرا

قرار جس سے ملا عرش کو شب اسریٰ
اسی کا نقش کف پا ہے رہنما میرا

بکھیر تا رہوں حمد ثنا کے پھول ضیاؔ
اسی ادا میں ہو بالخیر خاتمہ میرا

***

(۱)

کبھی زندگی پہ نہ کی نظر کٹی عمر ساری گناہ میں
اے خدائے کعبہ پناہ دے میں کھڑا ہوں تیری پناہ میں

یہ جو چند قطرے سرشک کے ابھی تیرتے ہیں نگاہ میں
یہ ندامتوں کے چراغ ہیں جنہیں لایا ہوں میں گواہ میں

مرے بے ثبات وجود پر بھلا آنکھ کون اٹھائے گا
میں کسی نگاہ میں کیا رہوں نہ رہا جب اپنی نگاہ میں

میں بلند دست دعا کروں تو عطا کے گیسو بکھر پڑیں
اے ہجوم رحمت کبریا وہ اثر تو بخش دے آہ میں

مرا جرم لاکھ بڑا سہی ترے فضل سے تو بڑا نہیں
مرے جیسے لاکھوں ہیں خیمہ زن تری رحمتوں کی پناہ میں

بفراق جلوہ مصطفیٰؐ بہ ثنائے احمد مجتبیٰؐ
اسی درد میں کٹے زندگی مجھے موت دے اسی چاہ میں

اے سیاہ پوش خدا کے گھر اے حریم جلوہ کبریا
کوئی اک کرن ہی اتار دے تو ضیا کے قلب سیاہ میں

***

# وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكْ

سمندر موجزن ہر وقت اَسرار الٰہی کا
کسے معلوم پہنائی، الم نشرح لك صدرك
کتابت، حرف، خامہ، لوح، علم و عقل سب حیراں
نہیں ہے تاب گویائی وَرَفَعْنَالَكَ ذِکْرَکْ

(الف)

ا

میں ایک بندہ ہوں صرف بندہ میں نعت سرکارؐ کیا لکھونگا
خدا نہیں ہوں کہ انکی مدحت میں تیس پارے اتاردونگا

تمہاری شایان شان جملے بساط تحویل میں نہیں ہیں
میں اپنی محدود حیثیت میں کہوں گا جوبات بھی کہونگا

سنبھل سنبھل کر دو چار مصرع میں ضبطِ تحریر کررہا ہوں
یہی پسند آگئے انہیں تو دو چار جنت خرید لونگا

غلامئ مصطفیؐ کا دعویٰ کسی علیؑ کو ہی زیب دیگا
میں دعوئے گرد راہ منزل بھی اے محبت نہ کرسکونگا

فصیل فطرت کے چاروں جانب انہی کی نسبت کے دائرے ہیں
ہزار اس سے نکلنا چاہوں حصار فطرت ہی میں رہونگا

کبھی جو انکے کرم نے پوچھا طلب ہے کیا اشتیاق تیری
کہوں گا انکے قدم پہ گرکر میں خاک کوئے علیؑ بنونگا

***

۲

ظلمت کدۂ دہر کا باشندہ ہوں آقاؐ
یہ تیری عنایت ہے کہ میں زندہ ہوں آقاؐ

کہنے کو تری آل، ترا بندہ ہوں — لیکن
کردار سے اپنے بڑا شرمندہ ہوں آقاؐ

جو منتظر ابر کرم آج تلک ہیں
ان خشک لبوں کا میں نمائندہ ہوں آقاؐ

لائیگی کبھی رنگ مری نسبت خویشی
ابتک اسی امید پہ میں زندہ ہوں آقاؐ

گمراہ مسافر ہوں مگر چشم کرم کا
جوئندہ ہوں آقا، ترا یا بندہ ہوں آقاؐ

تو میرے اک اک جرم سے واقف ہے یقیناً
میں بے خبر پرسش آئندہ ہوں آقاؐ

اے رحمت کل اپنے ضیاؔ پر بھی توجہ
پروردہ ترا، نعت نویسندہ ہوں آقاؐ

❋❋❋

## ۳

کرم سے مایوس ہونے والے تو آرزوئے کرم کئے جا
کبھی تو انکی نظر اٹھیگی تو اپنی آنکھوں کو نم کئے جا

کریم اپنے گدائے در پہ کرم یہی کم سے کم کئے جا
کسی کو نور حرم دیا ہے مجھے تو خاک قدم کئے جا

سنوارتے ہیں وہ ایک پل میں ہزاروں خانہ خراب دل کو
زباں کو مصروف مدعا رکھ سر ارادت کو خم کئے جا

غم نبی عشق کی جلا ہے اسی کے صدقے میں سب ملا ہے
عبث خوشی کے یہ چند آنسو دعائے درد والم کئے جا

سما جا آنکھوں میں نور بن کر اتر جا دل میں سرور بن کر
بنا دے آنکھوں کو موج کوثر اس ارض دل کو ارم کئے جا

لباس عصیاں کو چاک کر دے وجود خاکی ہوں پاک کر دے
مجھے بھی شرمندۂ عنایت تجھے خدا کی قسم کئے جا

میں اپنی تاریک زندگی میں اجالا کس آستاں سے لاؤں
مرے خرابے میں بھی قدم رکھ مرا بھی روشن حرم کئے جا

اگرچہ ہوں بندۂ کمینہ مگر یہ ہے اشتیاق دلمیں
سگان کوچہ میں اپنے مولی تو نام میرا رقم کئے جا

مدینے کا گلشن مہکتا رہیگا — بدلتا ہے موسم بدلتا رہیگا

نہ ڈوبا نہ ڈوبے گا واللہ ہرگز — یہ سورج ہمیشہ چمکتا رہیگا

قسم زلف واللیل کی اے ہواؤ — یہ بادل کرم کا برستا رہیگا

مرے مصطفیٰؐ آپکی رہگذر سے — جو ہٹ کر چلے گا بھٹکتا رہیگا

قیامت کے دن اک توجہ کی خاطر — ہر اک انکی جانب ہی تکتا رہیگا

بلالِؓ نبیؐ تیری قسمت پہ قرباں — ترا سکہ دنیا میں چلتا رہیگا

ترے اشتیاق زیارت میں آقاؐ
سدا تیرا بلبل چہکتا رہیگا

***

۷

قدم رکھتے تو ہیں، لیکن، قدم رکھا نہیں جاتا
مدینے کی گلی میں چل کے یوں آیا نہیں جاتا

صفا دیکھا حرم دیکھا حطیم وملتزم دیکھا
خیالوں سے مگر آقا ترا کوچا نہیں جاتا

غبار کوئے پیغمبر لگا رہنے دے چہرے پر
متاعِ سُرخروئی ہے اسے پونچھا نہیں جاتا

ارے مجرم نہ گھبرا مانگ لے جو مانگنا چاہے
یہاں دشمن بھی خالی ہاتھ لوٹایا نہیں جاتا

یہی وہ در ہے بخشش کا جہاں کے آنے والوں سے
خطا کتنی ہے کیسا جرم ہے پوچھا نہیں جاتا

خدا ہی جانے اس سرکار کا کیا مرتبہ ہوگا
جہاں کی خاک کو بھی بے وضو چوما نہیں جاتا

عطا کردیں ضیائے بے نوا کو حسن گویائی
کہ اس مجرم زباں سے یا نبیؐ بولا نہیں جاتا

⁂

## ۸

عرش پر جب خدا کا وہ پیارا گیا
اُدْنُ مِنّی محمد — پکارا گیا

پہلے کون و مکاں کو سنوارا گیا
تب زمیں پر نبی کو اُتارا گیا

دفعتاً پھول پتھر پہ کھلنے لگے
جس طرف اس کی رحمت کا دھارا گیا

بیوہ، مظلوم، محتاج، مفلس، گدا
کون در سے ترے بے سہارا گیا

اہلبیت اپنے پھر ساتھ ہی ساتھ وہ
دیکے قرآن کا تیس پارا گیا

بحرِ غم میں ہے کشتی مدد یا نبیؐ
چھوٹا ساحل نظر سے کنارا گیا

خاکِ پائے غلامِ نبیؐ ہوں ضیاؔ
کیا بلندی پہ قسمت کا تارا گیا

۹

نہ مجھے شعور سجدہ نہ سلیقہ بند گی کا
مجھے آسرا ہے آقا تری بندہ پروری کا

یہی کام آئے شاید برے وقت پر کسی دن
جو گذر رہا ہے لمحہ یہاں میری زندگی کا

ذرا کوئے مصطفیٰؐ میں چلے آئیں وہ فرشتے
نہ سمجھ سکے تھے اس دن جو مقام آدمی کا

ابھی ذکر مصطفیٰؐ سے میں جگاتا ہوں فضا کو
میں علاج جانتا ہوں شبِ غم کی تیرگی کا

اے ضیائےؔ شاہبازی تری نسبتیں سلامت
نہ مثال حیدری کی نہ جواب قادری کا

***

## ۱۰

محشر میں ہمیں پرسش اعمال کا ڈر کیا؟
مجرم پہ نہیں ہوگی محمدؐ کی نظر کیا

مفلس ہیں تو لیجائینگے ہم زاد سفر کیا
آئے گا نہیں کام وہاں دیدۂ تر کیا

حاصل ہے جنہیں سایۂ دامان محمدؐ
ڈھونڈھینگے قیامت میں وہ جبریلؑ کا پر کیا

اے لذت فریاد اب ان آنکھوں کے آگے
صدپارۂ دل کیا ہے مرا چاک جگر کیا

ان کا ہی کرم ہے یہ ضیاؔ ورنہ ذرا سوچ
تو کیا ہے، ترا علم ہے کیا، تیرا ہنر کیا

***

# ب

## ١١

شکر صد شکر کہ دل آج ہے مہمان عرب
میری تقدیر نے پایا نمک و نان عرب

مرحبا روح عرب صلِ علیٰ جانِ عرب
سیرت پاک ہے یا جلوۂ قرآن عرب

دل کھنچا جاتا ہے ہر گام پہ سوئے لیلیٰ
تجھ پہ صدقے مری جاں اور حدیِ خوان عرب

میں ترے دلق پہ کونین نچھاور کردوں
اے مقدر کے دھنی بے سروسامان عرب

کس کی امید میں تم جھوم رہے ہو پیہم
مجھ سے بھی کچھ تو ذرا بولو غزالان عرب

کسی اُمّی کی زباں ہے کہ صدائے یزداں
چپ ہیں دم سادھے کھڑے سارے فصیحان عرب

اشتیاق ایک تجھی پر کوئی موقوف نہیں
ساری کونین ہے پروردۂ احسان عرب

⁂⁂⁂

## ۱۲

حرم کے پاس کہاں جلوۂ خدا کی شراب
لٹا رہا ہے وہ چشمانِ مصطفےٰ کی شراب

سوال ہی نہیں طائف کی دھوپ سے وہ ڈرے
برس رہی ہو جہاں صبر کی رضا کی شراب

کوئی اویسؓ ہی قیمت چکا سکے گا تری
مرا سلام تجھے ہجر مصطفےٰ کی شراب

تمام خیمۂ آلِ نبیؐ تھا پیاس میں غرق
ٹپک رہی تھی لبوں سے مگر دعا کی شراب

سنا ہے کاسۂ سر کے عوض وہ ملتی ہے
کشید ہوتی ہے جب دشت کربلا کی شراب

یزید رندِ انا تھا حسینؑ رندِ الہٰ
اِدھر شراب ہوس تھی اُدھر وفا کی شراب

زبانِ اصغرؓ معصوم کہہ رہی تھی یزید!
حرام ہے لبِ سید پہ التجا کی شراب

سلام فخرِ امامت سلام ابنِ رسولؐ
مرے بھی ہاتھ پہ دو بوند رکھ الا کی شراب

بہت ہی اوب چکا ہے ہوس کے پیالوں سے
حضورؐ اب تو بدل دیجئے ضیا کی شراب

## ۱۳

نصیب خامہ اور کہاں ثنائے حبیبؐ
مرے حروفِ شکستہ، ہوا یہ شغل نصیب

نصیب تجھکو مبارک، نوائے ذکرِ حبیبؐ
سخنوری کی سعادت، نہیں ہر اک کا نصیب

نصیب ایسے بھی میرے، میں لکھوں نعتِ حبیبؐ
کرم ہے صرف کرم، ورنہ میں یہ میرا نصیب

حبیبؐ رب کی ثنا، نعت گوئی کی خدمت
ہمیشہ مجھ سے خدالے، دعا! خدا کے حبیبؐ

نصیب لوح و قلم، صنف نعت کی ترتیب
کرم سے پہلے کہاں تھا، کہاں ہے آج نصیب

حبیب اور محبّ کی یہ قربتیں ہیں عجیب
جہاں خدا کا تصور، وہیں خدا کے حبیبؐ

رقیب تیرے، جہاں کے وہ بوالہوس بندے
خدا گواہ مگر تو نہیں کسی کا رقیب

قریب نقطۂ قوسین آرہی تھی صدا
قریب آؤ مرے، اور، اور، اور قریب

طبیب روح، طبیب نفس، طبیب حیات
ہر ایک زخم پہ مرہم لگادے میرے طبیب

غریب لاکھ برا ہے بہت برا ہے مگر
حضور آپکی امت میں ہے ضیاؔے غریب

❊❊❊

# ت

## ۱۴

جی چاہتا ہے ایسی کروں مصطفٰیؐ کی بات
دنیا سنے تو سمجھے یہی ہے خدا کی بات

بیکار ہے نسیم سحر کی، صبا کی بات
قرآن کرتا ہے تری زلف دوتا کی بات

اندھیروں سے فرار کا ہے صرف اک علاج
دن رات کیجئے رخِ شمس الضحٰی کی بات

حوروں نے دست ناز سے چہرے چھپا لئے
جنت میں جب کبھی ہوئی فاطمہؓ کی بات

اے جانِ کائنات اے عنوان بندگی
جو بات ہے تمہاری وہی ہے خدا کی بات

شہر جنوں میں چاک گریباں بہت ملے
سب سے الگ تھی تیرے کرم آشنا کی بات

یہ نعت گوئی بھی کرم مصطفائیؐ ہے
اوقات بھی ضیاؔ کی ہے کیا، کیا ضیاؔ کی بات

❋❋❋

## ۱۵

میرے قلم کے چاند تو، نقرئی چاندنی بکھیر
تیرہ شبِ فکر پر، نعت کی روشنی بکھیر

سبز حروف کے شجر، قامتِ شہ پہ کر نثار
بارشِ کلکِ عنبریں، بوند گھنی گھنی، بکھیر

کوثر و سلسبیل کا سارا مزہ اسی میں ہے
اسمِ نبیؐ کا ورد کر، روح میں چاشنی بکھیر

اُسوہ مرے رسولؐ کا، سب کو یہ دے گیا سبق
دل میں یقیں جمائے رکھ، تن میں فروتنی بکھیر

سوکھے تنے سے عشق کا، درسِ حیات یہ ملا
انکی جدائی موت ہے، قرب میں زندگی بکھیر

میں بھی اسی دیار کا دور پڑا غبار ہوں
کوئے نبیؐ میں اے صبا مجھ کو گلی گلی بکھیر

جلوۂ حسنِ پاک کی مدح سرائی میں ضیا
اطلسِ سرخ رنگ پر ہیروں کی تو کنی بکھیر

***

## ۱۶

زندگی میں وہ شب نور کب آئے گی حضورؐ
آپکی شکل جب آنکھوں میں سمائے گی حضورؐ

آپکے پیرہن نور کی ٹھنڈک پاکر
نیند اچھی دل بیمار کو آئے گی حضورؐ

دیں نہ دیں آپکی مرضی مگر اٹھوں گا نہیں
میری غیرت کسی چوکھٹ پہ نہ جائیگی حضورؐ

زندگی کتنی بھی گمراہ سہی میری مگر
آپ کا نازِ غلامی یہ اٹھائے گی حضورؐ

آپکے بابِ کرم پر جو نہیں آئے گی
کاسۂ دل لئے دنیا کہاں جائے گی حضورؐ

کوچہ نفس میں کھاؤں یونہی ٹھوکر کب تک
آپ کی مہر کب آنکھوں سے لگائے گی حضورؐ

اشتیاقؔ آ ادھر آ، نعت میری جھوم کے پڑھ
کیا مدینہ سے یہ آواز نہ آئے گی حضورؐ

***

۱۷

بندہ پرور اک نظر بس اک نظر
صاحب شق القمر بس اک نظر

غم سے دل آتشکدہ شعلہ بجاں
لیجئے میری خبر بس اک نظر

مفلسوں کی آرزو جانِ کرم
غمزدوں کے چارہ گر بس اک نظر

جانِ رحمت، جانِ جاں، جانِ جہاں
خیر کل خیر البشرؐ بس اک نظر

اپنے قدموں میں جگہ دے دیجئے
پھر رہا ہوں در بدر بس اک نظر

کھولئے بابِ کرم شاہِ اممؐ
ملتجی ہے چشمِ تر بس اک نظر

سید عالی نسب والا حسب
امن کے پیغامبر بس اک نظر

زہد و تقویٰ سے تہی فردِ عمل
کل بھروسہ آپ پر بس اک نظر

زینبؓ بنتِ علیؑ کا واسطہ
ہو ضیاؔ پر بھی نظر بس اک نظر

***

## ۱۸

میری نظر اور روضۂ انور کتنا کرم ہے اللہ اکبر
تونے پلایا دید کا ساغر میں ترے قرباں ساقی کوثرؐ
کیا مرا قامت کیا مری چادر میرا بھروسہ آپکے اوپر
گویا تری مٹھی میں، کنکر موم ترے قدموں میں پتھر
سورۂ قرآں نعتِ پیمبرؐ انا اعطیناک الکوثر
حسن پہ حیراں سارا عالم جاہ و حشم پر دنیا ششدر
سارے جہاں کے آپ مدرس امیؐ لیکن آیت ازبر
فرش زمیں پر شہر مدینہ جیسے دل ہو جسم کے اندر
میرا کعبہ، میرا مدینہ سب کچھ آپ ہیں بندہ پرور
روح محمدؐ بہر زہراؓ صدقہ شبرؓ مجھ کو عطا کر

بھیک میں دے تلوؤں کا اجالا
یعنی ضیاؔ کو اپنی ضیا کر

***

۱۹

سب جھکے کعبہ کی جانب شانِ کعبہ دیکھکر
جھک گیا کعبہ ترے آگے سراپا دیکھکر

جنت و کوثر، ملائک، حور و غلماں، عرش و طور
سب بھلا بیٹھے، تجھے شہر مدینہ دیکھکر

جب ستاروں میں کبھی اس نور کی باتیں ہوئیں
چاند شرمانے لگا نقش کف پا دیکھکر

دل میں آتا ہے کہ انکو سجدہ پیہم کریں
مصحف رخ پر لکھی آیاتِ سجدہ دیکھکر

یہ بھی ہے شاہِ مدینہ کی نبوت کی دلیل
لاتے ہیں صدیقؓ ایماں انکا چہرہ دیکھکر

چشم رحمت کو ترس آجائے تجھ پر بھی ضیاؔ
کاش محشر میں ذلیل و خوار و رسوا دیکھکر

***

## ۲۰

مولا نور کی بارش برسا، لفظوں کا سیلاب اتار
فکر وفن کی سبز روش پر نعتوں کے سرخاب اتار

میرے ذہن کی جھیل کنارے، سیپ بہت سے بکھرے ہیں
دندان یٰسین کا صدقہ، ان میں درِ نایاب اتار

دنیائے شوریدہ سری کیوں ڈوب گئی ہے خوابوں میں
تارِ وجود پہ دست کرم رکھ، انگلی میں مضراب اتار

ہر اک سانس خطا پروردہ لمحہ لمحہ جرم بھرا
میرے گناہوں کی بستی پر لطف وکرم کے آب اتار

مشرب، مسلک، مذہب سب کچھ عشقِ رسول اکرمؐ ہے
موج سراب ہے اس کے علاوہ ذہن کے جھوٹے خواب اتار

تشنہ لبوں کی بھیڑ ہے ساقی ہاتھ میں سوکھے چھاگل ہیں
کوزۂ جاں میں انگلی رکھ کر، رحمت کے سیلاب اتار

چرخ سے سورج، چاند، ستارے، خاک سے موتی، شبنم پھول
لے آ، تب کچھ گردقدم کی رونق شوخ گلاب اتار

مشک ختن کیا، لعلِ یمن کیا، درّ عدن کیا، کچھ بھی نہیں
زلف ولب و دندان نبی کے، یہ سب دھوون آب اتار

انکے حسن کا شمہ بھی تحریر نہ کر پائیگا ضیاؔ
نوک قلم پر سورج رکھ یا کاغذ پر مہتاب اتار

## ۲۱

لکھتا ہوں نعت شہہ دیںؐ رکھ کے اشکوں کے چراغ
ساتھ دیتے ہیں ہمہ شب، چار حرفوں کے چراغ

مہکے مہکے پھول جیسے سرخ لہجوں کے چراغ
جل اٹھے کتنے لبوں پر میری نعتوں کے چراغ

عارض گل پر ترے، شبنم کے قطروں کے چراغ
رکھ گیا قرآن پر، یہ کون نقطوں کے چراغ

ایک سجدے کی بدولت اے عروج بندگی
ہر خم محراب میں روشن ہیں سجدوں کے چراغ

آہ میرا دل تو اس پتھر کے جیسا بھی نہیں
جس پہ کرتے ہیں توجہ انکے قدموں کے چراغ

کربلا کی شام سے اب تھرتھراتے تک نہیں
اتنے عادی ہو چکے ہیں تیز جھونکوں کے چراغ

کاش انکے روبرو رکھدے کبھی دست صبا
میری آہوں کے اجالے، میرے اشکوں کے چراغ

یا خدا نعت نبیؐ لکھتا رہوں جب تک رہیں
رقص میں سانسوں کے جھولے، مست آنکھوں کے چراغ

ٹوٹ پڑتا ہے سر مژگاں ستاروں کا ہجوم
جب کبھی جلتے ہیں دل میں انکی یادوں کے چراغ

اے ضیاؔ ہر سانس پر ذکر نبیؐ کرتے رہو
زندگی کو کیا خبر کب گل ہوں لمحوں کے چراغ

***

## ۲۲

پیکر جرم و خطا شوقِ مدارات رسولؐ
یہ بھی ہیں شاید ترے الطاف اے ذات رسول

دم ہے کس خامہ میں اتنا وصف ان کا لکھ سکے
برتر از وہم و خیال و فکر ہے ذات رسولؐ

لا مکاں کی وسعتوں کا عقل کو ادراک کیا
دیکھئے قرآن میں حسن مقامات رسولؐ

چاند، سورج، تارے، بادل، آب و آتش خاک و باد
صدقۂ خیر البشر ہیں یعنی خیرات رسولؐ

ایک کاندھے پر نواسہ ایک پر ابن غلامؓ
اللہ اللہ دیکھئے شان مساوات رسولؐ

اشکبار آنکھیں، زباں خاموش، دلمیں اضطراب
امت عاصی کی خاطراف یہ جذبات رسولؐ

انکی عظمت کے قدم پر سجدہ کرتا جائیگا
پڑھتا جائیگا زمانہ جتنا حالات رسولؐ

اے ضیاؔ اتنا یقیں رکھ تو بھی بخشا جائیگا
حشر میں کیا رائیگاں ہوگی مناجات رسولؐ

***

## ۲۳

تجلیوں سے شرابور، نور کا موسم
سدابہار ہے خلق حضور کا موسم

تمہارے روئے درخشاں کو دیکھتے ہی کلیمؑ
پکار اٹھے یہی تھا وہ طور کا موسم

قسم ہے خاک مدنیہ کی سارے عالم پر
رہیگا چھایا ہوا رنگ و نور کا موسم

گنا ہگار تمہارے ہیں بخشے جائینگے
خزاں نصیب نہیں اس غزور کا موسم

اٹھے کرم کی گھٹا تو ابھی بدل جائے
مری خطا کی یہ رت اور قصور کا موسم

ہے اشتیاق ترے گیسوؤں کے سائے میں
جواں ہو اور بھی اسکے شعور کا موسم

***

## ۲۴

اے ماہ عطا مہر کرم سید عالمؐ
تم فخر عرب رشک عجم سید عالمؐ

محتاج کرم ہوں میں کرم سید عالمؐ
رکھ لینا غریبوں کا بھرم سید عالمؐ

نقاش ازل نے تمھیں محبوب بنایا
اللہ رہے یہ جاہ و حشم سید عالمؐ

آرائش طٰہٰ توہی زیبائش اسریٰ
تجھ سا نہیں اللہ قسم سید عالمؐ

ہے میرا لب شوق بھی آمادۂ سجدہ
مل جائیں ترے نقش قدم سید عالمؐ

رخسار مجلّیٰ بخدا کعبۂ ایماں
ابرو ترے محراب حرم سید عالمؐ

لب سے جو نکل جائے وہی وحی الٰہی
قبضے میں ترے لوح و قلم سید عالمؐ

خیرات تری راہ کے یہ چاند ستارے
اے ختم رسل، حسن اتم، سید عالمؐ

تیرا ہی سگِ در ہے ضیا اے شہ بطحا
اس پر بھی ذرا چشم کرم سید عالمؐ

***

## ۲۵

توہی صاحب تاج سلطان عالم
توہی جان عالم ہے اپے جان عالم

ترے حسن پر ہے خدا تیرا شیدا
فدا تیرے قدموں پہ خوبان عالم

محمدؐ ہی وہ اپنے آقا ہیں جن کے
ہیں نعلین بردار شاہان عالم

یہ ہیں نام سب تیرے حسن وادا کے
بہار دو عالم گلستان عالم

مرادین کیا ہے ترا عشق آقا
محبت ہی تیری ہے ایمان عالم

بفضل خدا بے سہارا نہیں ہوں
وہ ہے مونس کل غیریبان عالم

ترے نقش پا پر تری رہگذر پر
مری جان قربان اے جان عالم

صلوٰۃً تُنَجّیِنا اے مہر بطحا
ذرا سی کرن ماہ تابان عالم

کرم اشتیاق گنہگار پر بھی
یہ تیرا ہی شیدا ہے اے جان عالم

***

## ۲۶

خون آلودہ ہوا، طائف میں جس کا پیرہن
بے شکن اس نے رکھا اپنی دعا کا پیرہن

خلعت لولاک والے تیرے نوری جسم کو
تیرے خالق نے دیا قُلْ اِنَّمَا کا پیرہن

یہ خنک ریزی، یہ خوشبو، یہ پھبن، یہ تازگی
اے صبا لائی ہے کس نازک ادا کا پیرہن

بادِ رحمت کے بس اک جھونکے سے کھل کر گر پڑا
گرچہ بھاری تھا بہت میری خطا کا پیرہن

خون میں اپنے نہا کر بولے یہ سرمد شہید
آج پہنے گی فنا میری بقا کا پیرہن

آج بھی اہل خرد ہیں سر بہ زانو سوچ کر
ایک دیوانے نے پہنا مصطفٰےؐ کا پیرہن

ہونگی وہ خوش بخت آنکھیں، صاحب تقدیر ہاتھ
سِل کے جو لاتے رہے خیرالوریٰ کا پیرہن

یا نبیؐ اپنی عطا کی کوئی خلعت بخش دیں
باعث چشم حقارت، ہے ضیا کا پیرہن

❊❊❊

## ۲۷

صبح نکھر نکھر گئی، خوشبو بکھر گئی تمام
کون ہنسا کہ یہ زمیں، نور سے بھر گئی تمام

بدر جمال مصطفیٰ جلوہ فگن جونہی ہوا
ظلمت شب کی سلطنت پل میں بکھر گئی تمام

واہ رے قوت یقیں پیش شفیع مذنبیں
دنیا خطا کی پوٹلی دیکھئے دھر گئی تمام

مرکز ہر نظر رہی حسن و جمال کی کشش
لوٹ کے آئی پھر وہیں یوں تو نظر گئی تمام

شرک کا سر کچل دیا کفر کی توڑ دی کمر
جنبش یک نظر تری، قصہ ہی کر گئی تمام

اس کا سفر زمین پر چند ہی منزلیں مگر
شان سفر یہ دیکھئے گرد سفر گئی تمام

انکی ضیائے حسن جب پھیلی جہان حسن میں
گل کی، غزل کی، چاند کی شوخی اتر گئی تمام

❊❊❊

## ۲۸

صرف اسی امید پہ لکھے نعت پاک محمدؐ کی
شاید حشر میں کام آجائے کاوش خامۂ امجد کی

ایسا قصیدہ مجھے لکھا دے میرے خدا جب اسکو پڑھوں
میری جانب مڑکر دیکھے چشم شفاعت احمدؐ کی

ذاتِ احمد و ذاتِ احد میں میم کا پردہ ہے لیکن
کسی میں بھلا جرات جو اٹھائے چلمن میم احمد کی

اسکی قسمت کچھ مت پوچھو شعلوں پر بھی رقص کرے
جسکے لب احساس نے پائی لذت حرف مشدد کی

نقش قدم جب شاہ اُمم کا گھر میں ہے موجود تو پھر
داغ گنہ دھونے کیلئے کیا حاجت سنگ اسود کی

میں نے خطائیں بیحد کی ہیں پھر بھی میں مایوس نہیں
کام یقیناً آئیگی میرے نسبت رحمت بے حد کی

میں اری دنیا تجھ سے مانگوں تیری یہ اوقات نہیں
ساری دنیا دست نگر ہے، میرے جد امجد کی

ابن نوح نہیں سمجھے گا کشتی نوح کی عظمت کو
جودی علیہ الرحمۃ جانے قیمت کیا ہے سید کی

کھو جاتا ہے یاد میں انکی انکا ضیائے شہبازی
خوش خبری جب ملتی ہے دل کو نعت پاک کی آمد کی

***

## ۲۹

تری ذات بر گزیدہ ترا مثل ہے نہ ثانی
نبی تجھ سا ہم نے پایا، یہ خدا کی مہربانی

اے تجلی گاہ یزداں، اے عریش اُمِّ ہانی
تجھے تکتی ہے بہ حسرت وہ فضائے آسمانی

نہ سوال رب اَرِنی، نہ جواب لَن ترانی
سر عرش کر رہا ہے، وہ بلا کے میہمانی

نہ خطا کسی کی ٹھہری، نہ گنہ کسی کا ٹھہرا
ترے بحر بیکراں میں وہ غضب کی ہے روانی

نہ خطائیں دیکھتا ہے، نہ سزائیں دیکھتا ہے
لئے جاتا ہے بہا کر تری رحمتوں کا پانی

تو بہار ہر چمن ہے، تو ہی جانِ انجمن ہے
تو ہی آبروئے ہستی، تو ہی نورِ زندگانی

مجھے مژدۂ شفاعت نہ سناؤ تم فرشتو
یہ نوید میں سنوں گا تو حضورؐ کی زبانی

یہ بیان شان رحمت، ہے ضیاؔ کھلی حقیقت
نہ یہ چاند کا ہے قصہ، نہ یہ پھول کی کہانی

❊❊❊

۳۰

نبیؐ مکرم، رسولؐ گرامی
عَلَیکَ صَلوٰتِی عَلَیکَ سَلامِی

قرار دل وجان ہے نام نامی
سکون دوعالم وجود گرامی

ادھر بھی کوئی جام ساقی کوثرؐ
تیری منتظر ہے مری تشنہ کامی

ہراک گام پر دل بچھے جارہے ہیں
کوئی دیکھے اس گل کی نازک خرامی

مجھے بھی سگانِ مدینہ میں رکھ لو
بصدق و صفا گشتہ ام ہمچو جامی

انہی کے ثناخواں، انہی کے ہیں واصف
یہ سعدیؔ، یہ خسروؔ، یہ رومیؔ، یہ جامیؔ

یہ سب روشنی ہے اسی ماہ وش کی
فریدیؔ، نصیریؔ، کلیمیؔ، نظامیؔ

توہی ہے سہارا میری زندگی کا
تو رحمت مجسم، تو برکت تمامی

برا ہوں تو میں ہوں مگر چشم دنیا
مرے سلسلے میں نہیں کوئی خامی

ضیاؔ اپنی قسمت پہ ہے ناز مجھ کو
ہے آبائی خدمت نبیؐ کی غلامی

❊❊❊

۳۱

دامن احساس کو پہلے بھگونا چاہیے
نعت کہنے کو تبھی آمادہ ہونا چاہیئے

دل میں خار ہجر طیبہ بس چبھونا چاہیے
یہ خلش جب جب رلائے خوب رونا چاہیے

چاند کا تکیہ نہ تاروں کا بچھو نا چاہیے
خاک پا ہوکر قدم میں انکے ہونا چاہیے

یارسول اللہ میرے آخری لمحات میں
آپکا روئے حسیں آنکھوں میں ہونا چاہیے

یاخدااک اک محل جنت کے سب کو بانٹ دیے
مجکو کوئے مصطفیٰ کا ایک کونا چاہیے

اشتیاقؔ عالم چلو شہرمدینہ کو چلیں
چلتے چلتے تھک گیا ہوں اب تو سونا چاہیے

❊❊❊

## ۳۲

یہ التجا ہے، عرض ہے، یہ التماس ہے
کوثر پلانے والے بڑی تیز پیاس ہے

وہ قوم ہے ملول وہ ملّت اداس ہے
جس کا رسولؐ جس کا خدا جس کے پاس ہے

اے پردہ پوش تیری ردائے کرم کی خیر
انسانیت کا سارا بدن بے لباس ہے

میری نگاہ کو بھی شعور جمال دے
مانا کہ تیری چشم کرم آس پاس ہے

دل تیرہ، آنکھیں تار، قدم سست، ہاتھ شل
میری کتاب زیست کا یہ اقتباس ہے

بچنے کی کوئی راہ نہیں اس کے ماسوا
یعنی ضیاؔ کو بس تری نسبت کی آس ہے

❊❊❊

## ۴۳

ہم ہیں رسوا سر بازار خریدا جائے
نقد رحمت سے گنہگار خریدا جائے

سب سے پہلے مجھے سرکارؐ خریدا جائے
سب سے بڑھکر ہوں خطا کار خریدا جائے

صرف موقوف مجھ ہی پر نہ ہوا ے رحمت کلؐ
ساتھ میرے مرا گھربار خریدا جائے

کہتے ہیں بھیک گنہ لیتی ہے رحمت تیری
اسمیں شک ہی نہیں سرکارؐ خریدا جائے

بکنے والوں میں رہے نام کہیں اسکا بھی
کررہا ہے بہت اصرار خریدا جائے

ایسا بازار محبت ہے مدینہ کہ جہاں
جس کو کوئی نہ خریدے وہ خریدا جائے

اللہ اللہ ری ارزانی گلزار ارم
خلد دے دے کہ یہ کار خریدا جائے

اللہ اللہ یہ عنایت یہ کرم پھول سے ہاتھ
چن کے لائیں کہ یہ سب خار خریدا جائے

میرے بارے میں ضیا کاش یہ فرمادیں نبی
کیوں کھڑا ہے یہ دل افگار خریدا جائے

## ۳۴

شب فرقت ہو، تری یاد ہو، تنہائی ہو
چشم احساس مری، اشک سے بھر آئی ہو

خلوت دل میں مرے انجمن آرائی ہو
روح جلووں میں گمے، آنکھ تماشائی ہو

ہاں قسم لے لے تو اے خار مدینہ کہ مری
کبھی جنت کیلیئے آنکھ بھی للچائی ہو

کیا اسے بھائے گی خوبان جہاں کی صورت
جسکو سرکار کے تلووں سے شناسائی ہو

خوشبو لائی ہے صبا کیسی مشام جاں میں
کہیں آقا کی سواری نہ ادھر آئی ہو

خوف محشر کا نہیں شرم یہ آتی ہے ضیا
روبرو انکے کہیں، میری نہ رسوائی ہو

***

# ۳۵

دل اگر ساتھ نہ دے نعت پیمبرؐ نہ لکھے
عقل عیّار کی ترغیب میں آکر نہ لکھے

لائق شان ہوں الفاظ زبان شستہ ہو
رفعت ذات میں اک حرف بھی کمتر نہ لکھے

انکی عبدیّت عظمیٰ کی نہ ہو جسکو تمیز
انکو بندہ تو لکھے خاک کا پیکر نہ لکھے

وہ تو رحمت کی گھٹا ہے غم ہستی کیلئے
زلف سنبل کیطرح زلف معنبر نہ لکھے

صرف طیبہؔ کی گلی صرف مدینے کا جمال
میری آنکھوں کو خدا اور کوئی منظر نہ لکھے

انکی رحمت میں نہیں، میری طلب میں ہے کمی
اشک حسرت کوئی شکوہ مرے منہ پر نہ لکھے

میرے ماویٰ میرے ملجا، کہو رب سے اپنے
میری تقدیر میں اغیار کی ٹھوکر نہ لکھے

حُرمت عابدؒ بیمار کوئی نام ضیاؔ
فاطمہؓ کے حرم پاک سے باہر نہ لکھے

❊❊❊

۳۶

ناز ہے جس پہ عبادت، کو وہ سر تیرا ہے
رحمتیں جس پہ برستی ہیں وہ گھر تیرا ہے

تیری معراج میں کیوں لاؤں مکانوں کی دلیل
عرش و کرسی تو فقط رکن سفر تیرا ہے

دست بوجہل میں ہو یا کف ابلیس میں ہو
کس مٹھی میں مقید ہو حجر تیرا ہے

فلسفہ تنگ ہے یونان کی حکمت عاجز
خاک کو پاک بنانا یہ ہنر تیرا ہے

تیرے ہوتے، میں کروں غیر سے کیوں عرض سوال
یہ زمانہ تو شہادست نگر تیرا ہے

پھر گئیں تیری نگاہیں تو کہاں جاؤں گا
حشر میں سب سے زیادہ مجھے ڈر تیرا ہے

رحمت کون و مکاں زیر عنایت رکھنا
یہ ضیاؔ جو بھی ہے، جیسا ہے، مگر تیرا ہے

❊❊❊

## ۳۷

رخ سے پردہ وہ اٹھادیں تو مزا آجائے
دل کا یہ طور جلادیں تو مزا آجائے

دل ویراں کو بسادیں تو مزا آجائے
اپنا مسکن جو بنا دیں تو مزا آجائے

عرصۂ حشر میں جب ڈھونڈھیں فرشتے مجھکو
آپ کملی میں چھپالیں تو مزا آجائے

کاش چھو جائے مجھے شعلہ احساس بلالؓ
پھر وہ دامن کی ہوا دیں تو مزا آجائے

جان و دل، ہوش و خرد، درد و الم، صبر و سکوں
سب مدینے پہ لٹادیں تو مزا آجائے

یا نبیؐ آپ ضیاؔ کو بہ طفیل قرنیؓ
اپنا دیوانہ بنادیں تو مزا آجائے

***

## ۳۸

کرہ ارض وسما سطح شفق روشن ہے
آپ کے نور سے یہ چودہ طبق روشن ہے

روشنائی کسی اک حرف کی پھیکی نہ پڑی
سیرت پاک کا ایک ایک ورق روشن ہے

خاک ہوکر نہ ملا خاک مدینہ تجھ سے
دیکھ لے دل پہ مرے داغ قلق روشن ہے

انکے شہزادوں کا یہ عالم طفلی اللہ
پڑھنے بیٹھے ہیں تو سورج پہ سبق روشن ہے

چاند کو چاک کیا تھا تری انگلی نے کبھی
آج تک سینے پہ اس کے وہی شق روشن ہے

واقعہ سرمد ومنصور کا پارینہ نہیں
انہی دیوانوں سے آوازہ حق روشن ہے

خانہ زادوں میں ترے نام جو آتا ہے مرا
اسی نسبت سے مقدر کا افق روشن ہے

الفت آل پیمبرؐ میں ضیاؔ کیوں نہ مروں
ذہن میں اپنے بزرگوں کا سبق روشن ہے

***

## ۳۹

اے ثنائے عظمت مصطفیٰؐ تو وہ آسمان کمال ہے
تیرے آفتاب عروج کو نہ غروب ہے نہ زوال ہے

ترا ہجر کتنا عجیب ہے یہ وصال کیسا وصال ہے
نہ اویسؓ ہی کی نظیر ہے نہ بلالؓ ہی کی مثال ہے

مجھے خوف گرمی حشر کیا میں تو سائے میں ترے آگیا
ترے ہوتے ہو وہ ضرر رساں بھلا دھوپ کی یہ مجال ہے

وہ لہو سے اپنے چراغ حق جو ہوا کی زد پہ جلا گیا
وہی میرا جدِ کریم ہے وہی پاک زہراؓ کا لال ہے

تری چشم ناز پہ منحصر مری موت اور مری زندگی
تری اک نگاہ کی بات ہے مری عاقبت کا سوال ہے

کہاں ظرف آل نبی لکھے، کہاں منہ غلام نبیؐ کہے
کہاں خاک پائے علیؓ ضیاؔ وہ تو گرد راہ بلالؓ ہے

٭٭٭

۴۰

والضحیٰ واللیل کس کے حسن کی تفسیر ہے
جس پہ شیدا ہے مصور وہ یہی تصویر ہے

ہم فقیر میکدہ ہیں جسکی نسبت کے غلام
کوثر و زمزم اسی ساقی کی تو جاگیر ہے

عرش پر تلوا نبیؐ کا اور جلوہ فرش پر
مرحبا خاک مدینہ کیا تری تقدیر ہے

فاطمہؓ اور حیدرؓ و حسنینؓ و زین العابدینؓ
ایک اک فانوس میں اے جاں تری تنویر ہے

اے غرور زاہداں بے آسرا مجھکو نہ کہہ
تیرے ساتھ اعمال میرے ساتھ میرا پیر ہے

انکے ایوان کرم کی عظمتیں کیا پوچھنا
انکے کوئے پاک کی تو خاک بھی اکسیر ہے

مشرب اہل جنوں تک آگیا آخر ضیاؔ
پاؤں میں ہیں بیڑیاں اور ہاتھ میں زنجیر ہے

❊❊❊

## ۴۱

دلہن، کائناتِ خدا ہو رہی ہے — ضرور آمد مصطفیٰؐ ہو رہی ہے

نماز علیؓ کیا قضا ہو رہی ہے — نماز محبت ادا ہو رہی ہے

ادھر تو خطا پر خطا ہو رہی ہے — ادھر سے عطا پر عطا ہو رہی ہے

کہیں یاد زلف دوتا ہو رہی ہے — معطر معطر فضا ہو رہی ہے

کھڑی وہ صف انبیا ہو رہی ہے — امام آگیا اقتدا ہو رہی ہے

عطا دشمنوں کو قبا ہو رہی ہے — کرم کی ترے انتہا ہو رہی ہے

شفق، چاندنی، کہکشاں صبح، شبنم — ترے حسن پر سب فدا ہو رہی ہے

مری قبر میں آ ذرا ماہ بطحیٰ — اندھیری لحد کی فضا ہو رہی ہے

صنم منہ کے بل گر کے کعبہ میں بولے — ہٹو، آمد مصطفیٰؐ ہو رہی ہے

مدینے کی مٹی خدا تجھکو رکھے — مریضوں کو حاصل شفا ہو رہی ہے

ادھر بھی ترشح ہو اے ابر رحمت
کہ بنجر حیات ضیا ہو رہی ہے

***

## ۴۲

مجھے اے جلوہ کعبہ لگا لے اپنے سینے سے
خطائیں بخشوا کر آرہا ہوں میں مدینے سے

درِ حق سے تہی دامن نہیں پھرتے ہیں وہ مجرم
جنہیں دیکر دعائیں بھیجتے ہیں وہ مدینے سے

ڈبو دے یا کنارے سے لگادے یہ تری مرضی
ہیں وابستہ مگر ہم آلِ احمد کے سفینے سے

خطاؤں پر خطائیں اور پھر توبہ سے کوتاہی
توقع اور کیا رحمت کو ہو گی مجھ کمینے سے

جلانے سے جہنم نے کیا انکار یہ کہہ کے
مدینے کی مہک آتی ہے مجرم کے پسینے سے

## ۴۳

انہیں اشک ندامت جان یا موتی مرے مولیٰ
یہی کچھ پاس تھا میرے جو لایا ہوں قرینے سے

جلانے سے جہنم بھی کرے انکار یہ کہہ کے
مدینے کی مہک آتی ہے مجرم کے پسینے سے

نہ ہوگی خاک میری رائیگاں دست قضا سن لے
تعلق میرا آبائی ہے مکے سے مدینے سے

ضیاؔ اتنا یقیں ہے نسبت آل محمدؐ پر
کہیں بھی لوگ دفنادیں اٹھوں گا میں مدینے سے

***

## ۴۴

ساغر نہ جام و شیشہ نہ پیمانہ چاہیے
تیری نگاہ ساقی میخانہ چاہیے

سرمایۂ حیات یہی ہے متاع دل
خاک در رسول ہی بن جانا چاہیے

رحمت بھی ہے، نجات بھی ہے زندگی بھی ہے
دل کہتا ہے کہ طیبہ میں مرجانا چاہیے

دولت تمام بانٹ دے اپنے گداؤں کو
لیکن مجھے تو اک دل دیوانہ چاہیے

اے رحمت تمام مرے حق میں اتنی دیر
ابتک تو میرا فیصلہ ہوجانا چاہیے

داخل مرے سگان مدینہ میں تو بھی ہے
مجھ کو یہی سند یہی پروانہ چاہیے

حسب طلب وہ دیں ترا دامن کہاں ضیاؔ
اوقات کے لحاظ سے پیمانہ چاہیے

***

۴۵

حق بات سرِ دار سنانے کیلئے ہے
یہ جان محمدؐ پہ لٹانے کیلئے ہے
معراج کی شب آئے تو جبرئیل یہ بولے
مشتاق خدا جلوہ دکھانے کیلئے ہے
نعلین تری شاہ امم تاج ہے سر کا
اور خاک قدم سُرمہ بنانے کیلئے ہے
ہم لاکھ گنہگار ہیں لیکن اے فرشتو
کملی تو محمدؐ کی چھپانے کیلئے ہے
جو بھیک ترے در پہ نہ مانگیں تو کہاں جائیں
دربار یہی دینے دلانے کیلئے ہے
اس دردِ محبت کو خدا رکھے سلامت
یہ درد ضیاؔ دل میں بسانے کیلئے ہے

۴۶

کاش اک رات مجھے ایسی سہانی مل جائے
انکے جلووں سے خنک ریز نشانی مل جائے

کچھ لکھوں سوچتا ہوں، کیسے لکھوں کیا میں لکھوں
جس کا انعام مجھے برد یمانی مل جائے

دست رحمت کوئی ایسی بھی عطا میرے لئے
میرے ایمان کو بھی تازہ جوانی مل جائے

آنکھیں دی ہیں تو ان آنکھوں کی حلاوت کیلئے
روئے والشمس سے امید رسائی مل جائے

میں بھی اک نخل مدینہ ہوں مگر سوکھا ہوں
وارث زم زم وکوثر مجھے پانی مل جائے

اشتیاقؔ ادھر آ نعت مری، جھوم کے پڑھ
حکم یہ کاش کہ آقا کی زبانی مل جائے

***

## ۴۷

دل ہے زباں ہے اور مدینے کی بات ہے
شاید ضیا اسی میں ہماری نجات ہے

دشمن بھی انکی شان کرم کے ہیں معترف
کچھ اتنی بے مثال محمدؐ کی ذات ہے

قربان حسن روئے نبیؐ پر رخ سحر
سو جان سے فدا انہی زلفوں پہ رات ہے

سرکار اپنے نام سے اس کو لٹائیے
کس واسطے یہ میری متاعِ حیات ہے

کیا نور کی کتاب زمیں پر اتر گئی
محو سجود آج بھری کائنات ہے

انسانیت تمام ترے نطق پر فدا
سکہ صداقتوں کا رواں شش جہات ہے

ان کے کرم کی حد یہ زمان و مکاں نہیں
میرا رسول رحمت کل کائنات ہے

***

## ۴۸

آقا آپ کے نام کا صدقہ گھر گھر بٹتا ہے
سارا زمانہ آپ کے ہی ٹکڑوں پر پلتا ہے

آپ کی یادیں میرے دل میں ایسے آتی ہیں
جیسے اندھیری رات میں اکدم چاند نکلتا ہے

میری کیا اوقات ہے آقا کیا میری ہستی
آپکی نسبت سے ہی اپنا نام چمکتا ہے

صہبا میں پلٹانے والے آج بھی پلٹا دے
شام ہوئی امید کا سورج دیکھ وہ ڈھلتا ہے

تیری مست نگاہی ساقی، میں تیرے قربان
رند چلے تو کعبہ استقبال کو چلتا ہے

انکے کرم سے اے شہبازی کلک ہنر تیرا
نعت نبی میں کیسے کیسے شعر اگلتا ہے

***

## ۴۹

یہ عطا بھی تو گیسوؤں کی ہے
اتنی شہرت جو خوشبوؤں کی ہے

بہہ رہے ہیں غمِ مدینہ میں
کیسی قسمت ان آنسوؤں کی ہے

دیکھو میرے حضور کی بستی
یہ اماں گاہ بے کسوں کی ہے

گرد روضہ ہیں طائرانِ حرم
خوب قسمت کبوتروں کی ہے

اللہ اللہ نازِ حسن خرام
ہر قدم بھیڑ رحمتوں کی ہے

جسم سے روح تک ہے سیرابی
مسکراہٹ بھی کیا لبوں کی ہے

ہاتھ پھیلائے ہے کھڑی جنت
منتظر ان کی آہٹوں کی ہے

اپنے دامن میں سر چھپانے دو
دھوپ آقا بہت غموں کی ہے

تذکرہ سن کے حسن جاناں کا
پانی پانی قبا گلوں کی ہے

صبح طیبہ پلا نمشکِ کرم
چیز یہ ٹھنڈے موسموں کی ہے

منہ پہ ملنا نگاہ میں رکھنا
دھول طیبہ کے راستوں کی ہے

جان احمد قرار زہرا ہیں
فرس معیم سیدوں کی ہے

مالک دو جہاں ہیں نانا جانؐ
کیا کمی گھر میں نعمتوں کی ہے

کیا ہے قیمت ضیا کی کچھ بھی نہیں
آبرو اُن کی نسبتوں کی ہے

***

## ۵۰

نہ میں مدینے میں اجنبی ہوں نہ کوئے سرکار اجنبی ہے
قسم ہے اے نسبت غلامی یہ خاک مجھ میں رچی بسی ہے

مرے عمل مجھ سے کہہ رہے ہیں تو دوزخی ہے تو دوزخی ہے
مگر یہ کہتی ہے انکی نسبت تو جنتی ہے تو جنتی ہے

میں خاک بیت الحرم نہیں کہ حریم کعبہ سے جا کے لپٹوں
غبار بیت النبیؐ ہوں، میرا ٹھکانہ پائے محمدؐ ی ہے

انہی کے گیسوئے عنبریں سے تمام گلشن مہک رہے ہیں
انہی کے چہرے کی چاندنی سے تمام عالم میں روشنی ہے

نہ چھیڑ تو بحث کفر وایماں، نہ تھام زاہد مرا گریباں
ترا وظیفہ خدا خدا ہے، مرا وظیفہ نبیؐ نبیؐ ہے

چمن چمن پھول کھل رہے ہیں، لب مبارک جو ہل رہے ہیں
ہزار غنچے ہیں سر بہ دامن غضب کی اللہ ری ناز کی ہے

حقیقت مصطفیٰ کی تشریح، اور کیا عقل کر سکے گی
وہاں رہے تو وہ نور مطلق، یہاں رہے تو وہ آدمی ہے

مورخین سیاہ دل تم، حقیقتاً کتنے بے خبر ہو
حسین کی تشنگی پہ شاہد ابھی تو نہر فرات بھی ہے

وظیفہ یہ اشتیاق میرا، یہی علاج فراق میرا
مری زباں پر نبیؐ نبیؐ ہے، تو دل میں میرے علیؓ علیؓ ہے۔

***

## ۵۱

تیرے کرم کا تیری عطا کا نقشہ ہی کچھ ایسا ہے
سب کے دامن بھر جاتے ہیں صدقہ ہی کچھ ایسا ہے

نور مجسمؐ آپکا روئے زیبا ہی کچھ ایسا ہے
دیکھ کے کیوں ایمان نہ لائیں جلوہ ہی کچھ ایسا ہے

آنکھ ملیں جبریلؑ قدم سے عرش بلائیں بڑھ کر لے
پتھر موم نہ کیوں ہو جائے تلوا ہی کچھ ایسا ہے

کمزوروں کو بخشے تسلّی دشمن جاں دل دے بیٹھے
انکی زبان پاک کا ہر اک جملہ ہی کچھ ایسا ہے

اونچے اونچے تاجوروں کے سر ہیں خم ان قدموں پر
میرے نبیؐ کے گھر والوں کا رتبہ ہی کچھ ایسا ہے

دونوں جہاں کو یکجا کر دو، تول نہ پاؤ گے پھر بھی
کربل میں شبیرؓ کا لوگو، سجدہ ہی کچھ ایسا ہے

***

## ۵۲

ایسی بھی گزر جائے اک رات مدینے میں
سرکارؐ ہوں اور ہم ہوں اک سات مدینے میں

موسیٰؑ ہیں کہاں کہدو، آکر وہ ذرا دیکھیں
اللہ کے جلووں کی برسات مدینے میں

سنتے ہیں کہ آقا کی زنبیل محبت سے
حسنینؓ کی بٹتی ہے خیرات مدینے میں

اے موت ابھی رک جا آگے مجھے جانے دے
ہو جائینگے ہم دونوں پھر سات مدینے میں

ہم عرش بریں تیری عظمت کے تو قائل ہیں
لیکن وہ کہاں تجھ میں جو بات مدینے میں

مفلس ہی سہی لیکن اپنا یہ ارادہ ہے
لے جائینگے اشکوں کی سوغات مدینے میں

اب دل میں ضیاؔ اپنے، بس ایک تمنا ہے
آقاؐ کو سنا آئیں اک نعت مدینے میں

❊❊❊

## ۵۳

فضائے نعت میں اس نور کے سوا کیا ہے
جو بوئے عشق نہ ہو، نعت مصطفیٰؐ کیا ہے

انہی کے ہونے سے ہونا ہے ورنہ کچھ بھی نہیں
مرے وجود و عدم کا معاملہ کیا ہے

خدا کی ذات کا عرفاں، ہوا تو ان سے ہوا
وگر نہ کس کو خبر ہوتی پھر خدا کیا ہے

سوا خدا کے کسی کو خبر نہیں اسکی
مقام رحمتؐ عالم کی انتہا کیا ہے

یہ سلسلہ ہے مسلسل سواد اعظم کا
حسنؓ حسینؓ علیؓ ذاتِ فاطمہؓ کیا ہے

ذرا سی خاک قدم، اڑ کے پڑگئی ہوگی
وگرنہ بندۂ ناکارہ یہ ضیاؔ کیا ہے

❊❊❊

## ۵۴

رسائی ہے کہاں اس ذات تک ہم نعت گویوں کی
یہ مدحت تو فقط تسکین ہے بیتاب جذبوں کی

رخ انور تو کیا نقش قدم تک بھی پہنچ جائیں
نہ یہ جرات ہے جملوں کی، نہ ہمت میرے حرفوں کی

جہاں ذکر رسالت پر کبھی کرتا ہوں آمادہ
انا کافور ہو جاتی ہے فوراً، سارے لفظوں کی

زمین فکر ساری مخملی سی ہو گئی امشب
ذرا سی بات کیا چھیڑی لبوں نے انکے تلووں کی

ادب، علم وہنر، صنعت، سخن، اصنافِ فن قرباں
کوئی تمثیل دے سکتا نہیں قرآں کے لہجوں کی

ضیائےؔ پر خطا تجھکو خدا توفیق خدمت دے
بیاض دل تجلی گاہ ہو، پر کیف نعتوں کی

❋❋❋

## ۵۵

اور کیا تجھ سے خدا اعلیٰ مقامی مانگوں
صرف سرکارؐ مدینہ کی غلامی مانگوں

کچھ سلیقے سے اگر شیریں کلامی مانگوں
فکر حافظ، لب خسرو، دل جامی مانگوں

چشم خوابیدہ کو تو روئے محمدؐ دیدے
شب اسریٰ یہی معراج منامی مانگوں

ظلمت شب کا مسافر، کوئی مانگے بھی تو کیا
بھیک میں چاندنی اے ماہ تمامی مانگوں

اشتیاقؔ احمد جنبلؒ کی محبت کے طفیل
درد دل مانگوں کبھی سوز دوامی مانگوں

***

## ۵۶

بیمار تمہارا ہوں دوا مانگ رہا ہوں
گیسوئے معنبر کی ہوا مانگ رہا ہوں

میں روحِ چمن، جانِ صبا مانگ رہا ہوں
آقا تری خوشبوئے ردا مانگ رہا ہوں

اڑ کر میں پہنچ جاؤں تری راہ گذر پر
ذرہ ہوں مدینے کی ہوا مانگ رہا ہوں

جنت ہے بڑی چیز، مگر مالکِ جنت
میں آپکے کوچے میں قضا مانگ رہا ہوں

سرمایۂ اسلام ہے، خونِ رگِ شبیرؑ
سید سے وہی رنگِ قبا مانگ رہا ہوں

اے شاہِ رسولاں مجھے محروم نہ کرنا
خیراتِ رخِ آلِ عبا مانگ رہا ہوں

***

## ۵۷

دیر سے ہم در دولت پہ صدا دیتے ہیں
آج دیکھیں شہ طیبہ ہمیں کیا دیتے ہیں

سنتے آئے ہیں خطا ہم سے گنہگاروں کی
دست رحمت سے وہ چن چن کے مٹا دیتے ہیں

روز اٹھتا ہے مسلمانوں کے گھر گھر سے دھواں
دست کافر ہیں کہ شعلوں کو ہوا دیتے ہیں

ہم وہی ہند کے دیوانے ہیں اے شاہ رسل
جو تیرے نام پہ گھر بار لٹا دیتے ہیں

ہم فقیروں سے نہ کر گردش دوراں یہ مذاق
وقت آنے پہ سفینے بھی جلادیتے ہیں

نام لیوا ہوں ترا صرف اسی بات پہ آج
لوگ بچوں کو میرے زندہ جلادیتے ہیں

درد فرقت بھی عجب چیز ہے اے شوق وصال
ایک دیوانے کو وہ اپنی قبا دیتے ہیں

کیوں مری سمت شہا چشم کرم اٹھتی نہیں
کیا گنہگار کو ایسی بھی سزا دیتے ہیں

کچھ زباں سے مجھے کہنے کی ضرورت کیا ہے
میرے چہرے مری حالت کا پتہ دیتے ہیں

اے نگہ بان و جہاں ساز محافظ و حفیظ
رحم کر رحم ترے بندے صدا دیتے ہیں

آئی آواز کہ سن لے اے ضیائے مضطر
جو ہیں میرے انہیں ہم کرب وبلا دیتے ہیں

❋❋❋

## ۵۸

مہک رہی ہے فضا وہ ضرور آتے ہیں
بتا رہی ہے یہ خوشبو حضور آتے ہیں

فرازِ عرش سے چھن چھن کے نور آتے ہیں
کلیم کہنے لگے رشکِ طور آتے ہیں

گلی گلی کو منور کرو چراغوں سے
زمیں پہ آج ہمارے حضورؐ آتے ہیں

فروغِ نور پہ حیران ہے ید بیضا
کہاں سے لپکے کہاں تک وہ نور آتے ہیں

جنید و شبلی و منصور ہیں وہ رند ترے
شرابِ عشق میں جو ہو کے چور آتے ہیں

زباں کیساتھ اگر دل کا بھی تعلق ہو
جہاں پکارو وہیں پر حضور آتے ہیں

ضیاؔ یہ میرا عقیدہ ہے میرا ایماں ہے
مدد کے واسطے آقا ضرور آتے ہیں

❊❊❊

۵۹

ثنائے نبی اور میری زباں
کہاں میں زمیں وہ کہاں آسماں

پناہ دوعالم پناہ جہاں
وہی سبز گنبد وہی آستاں

مری حد و ادراک اندر مکاں
تری مسند سروری لامکاں

ہوا کون اتنا قریب خدا
فقط پردۂ میم ہے درمیاں

بھلا کیا بتائینگے روح الامیں
مقام محمدؐ کہاں سے کہاں

غلاموں کو کیسے بھلادینگے وہ
جو دشمن پہ ہوتے رہے مہرباں

دو اک بوند میری طرف بھی نبیؐ
پیاساہوں میں رحمت دو جہاں

نگاہ عنایت کا مشتاق ہے
ترا اشتیاق حزیں ، خستہ جاں

***

٦٠

بے قراروں کے دل کا قرار آپؐ ہیں
میں خزاں ہوں تو جان بہار آپؐ ہیں

کشور عشق کے تاجدار آپؐ ہیں
خلقت حسن کے شاہکار آپؐ ہیں

ہر چمن ہر گلستاں ہے عنبر فشاں
ہر جگہ ہر طرف مشکبار آپؐ ہیں

کس کو آواز دیں کس کی منت کریں
میرے سرکار دل کی پکار آپؐ ہیں

اللہ اللہ اتنا کرم آپؐ کا
میں پریشاں ہوں اور اشکبار آپؐ ہیں

***

۶۱

سد رہ پہ نہیں ہے کہ سر طور نہیں ہے
سرکارؐ دو عالم کا کہاں نور نہیں ہے

وہ دل نہیں، پتھر سے بھی بدتر ہے یقیناً
آقاؐ کی محبت سے جو معمور نہیں ہے

وہ دیکھو شفاعت کیلئے آگئے آقاؐ
رحمت میرے اللہ کی اب دور نہیں ہے

ہے عشق محمدؐ ہی تو جنت کی ضمانت
بخشش کیلئے اور کوئی دستور نہیں ہے

جنت تو ہے جنت وہ بہت خوب ہے لیکن
سرکار نہ ہوں تو مجھے منظور نہیں ہے

یہ اسکی نوازش ہے جسے چاہے پلائے
ہر شخص یہاں سرمد و منصور نہیں ہے

زندہ ہوں ضیاؔ انکی عنایت کے سہارے
دنیا کی غلامی مجھے منظور نہیں ہے

❋❋❋

## ٦٢

نہ خدا را مجھکو کرنا، کسی اور کے حوالے
مجھے تو قبول کرلے، مرے کالی کملی والے

شب تار زندگی میں، میں تلاش کررہا ہوں
ترے گیسوؤں کے سائے، تیرے نور کے اجالے

دل عاشقاں میں مومن، لب زاہداں پہ کافر
جو حرم سے موڑ کر منہ، ترے در سے لو لگالے

مری التجا نہ ٹھکرا، میرا مدعا نہ لوٹا
مجھے تو معاف کردے اے معاف کرنے والے

نہ ہنسو ضیاؔ پہ اتنا، تمہیں کیا خبر ہے لوگو!
ابھی انکی موج رحمت اسے کس طرف بہالے

***

۶۳

جب اٹھیگی نظر میرے سرکار کی
بات بن جائیگی ہم گنہگار کی
کھوٹے آئے کھرے دام پر بک گئے
کچھ نہ پوچھو مدینے کے بازار کی
امتی امتی کہہ کے سرکار نے
لاج رکھ لی ہے لاکھوں گنہگار کی
جس کے دیوانے جنت عطا کرگئے
شان کیا ہوگی پھر انکے ہشیار کی
سرتو سرہے وہاں گھر کا گھر دیدیا
بات جب آئی عظمت کی ایثار کی

انکی نعلین سر پر اٹھالے ضیاؔ
کیا ضرورت ہے تاج اور دستار کی

***

۶۴

اس عمر کے کوزے میں گدلا سا جو پانی ہے
بچپن کی خطائیں ہیں تقصیر جوانی ہے

احساس ندامت کی آنکھوں میں روانی ہے
دل کی یہ کہانی ہے اشکوں کی زبانی ہے

ماضی کی سیاہی کو اے چشم کرم دھودے
نادم ہے میرا بچپن شرمندہ جوانی ہے

پلکوں پہ جو جلتا ہے جگنو کی طرح اکثر
آنسو ہے کہ شبنم ہے موتی ہے کہ پانی ہے

خوشبو سے معطر ہے ہر صبح مدینے کی
ہر شام سنہری ہے ہر رات سہانی ہے

ہنس ہنس کے لگائی ہے جو آگ جہنم کی
رو رو کے ضیاؔ تجھکو وہ آگ بجھانی ہے

***

## ٦۵

اشرف الکونین ہے تو تیری ہر اک خو شریف
رنگ، قامت، عضو، تن، ایک ایک تارِ مو شریف

قبلۂ دل، کعبۂ جاں، طاق دیدار خدا
منزل قوسین ہے یا جلوۂ ابرو شریف

اف قناعت کی یہ حد، خاصہ نہ بستر فرش پر
جسم نوری پر نشاں ہے، سرخ ہیں پہلو شریف

ساقی رحمت کے صدقے کیا نرالی شان ہے
بھر گیا کتنے سمندر، اس کا اک چلو شریف

بخشش امت کی قیمت سب چکادی مرحبا
موج زن چشم کرم سے یوں ہوئے آنسو شریف

آج بھی گرم سفر ہے آپکی زلف رسا
پھوٹتی ہیں اب بھی شاخیں بڑھتے ہیں گیسو شریف

ہر وہ شئے تجھ سے ہی جو منسوب ہے کیا خوب ہے
تیرا در، تیرا گھرانا، تیری نسبت تو شریف

نعت گوئی کا صلہ تو اصل میں یہ ہے ضیا
بخش دیں تجھ کو وہ اپنی تھوڑی سی خوشبو شریف

❊❊❊

## ٦٦

بلند آپ کا سب سے وہ شانۂ اقدس
عجیب معجزہ قدِ میانۂ اقدس

قمر دو نیم کرے پھر بہم کرے باہم
نہ دیکھا پھر کہیں ایسا نشانۂ اقدس

یہ کائنات جسے ہم جہان کہتے ہیں
ترے کرم کا ہے وہ شامیانۂ اقدس

جو اس زمین سے پاؤں تو صرف دانہ ہے
گلی سے انکی جو پاؤں تو دانۂ اقدس

نصیب شانہ تو دیکھو کہ مست بو ہو کر
الجھ کے رہ گیا گیسو میں شانۂ اقدس

فُتحنا تاج کرامت ہے، تخت او ادنیٰ
خدا کا گھر بھی انہی کا ہے خانۂ اقدس

ضیاؔ تمام زمانہ ہے آپ کا لیکن
وہ جس زمانے میں ہیں وہ زمانۂ اقدس

٭٭٭

## ٦٧

ہے وحیِ خدا آپکی گفتار مبارک
قرآن کی تفسیر ہے کردار مبارک

جبریل بھی حیران ہے اے پائے محمدؐ
سدرہ میں تری دیکھکے رفتار مبارک

گیسو ہو کہ دندان، وہ ناخن ہو کہ جامہ
ہیں عزت کونین وہ آثار مبارک

اللہ کے نائب ہیں شہنشاہ مدینہ
اللہ کا در آپکا دربار مبارک

اللہ نے آیات تسلی وہیں بھیجیں
جب زرد ہوئے فکر سے رخسار مبارک

الہام ہے اسرار ہے یا وحی الٰہی
یا چشمۂ رحمت تری گفتار مبارک

قسمت یہ کہاں تھی کہ ضیاؔ انکے قدم کی
اللہ بناتا مجھے پیزار مبارک

❊❊❊

۶۸

سفینہ انہی کا وہاں پار ہوگا
مرے مصطفےٰ سے جنہیں پیار ہوگا

جو دل عشق احمدؐ میں سرشار ہوگا
وہی باغ جنت کا حقدار ہوگا

وہ گزریگا پل سے خراماں خراماں
جو زلف نبی میں گرفتار ہوگا

چلو لیکے جلدی مرا اب جنازہ
لحد میں شہ دیں کا دیدار ہوگا

جسے کہتے ہیں لوگ محراب کعبہ
یقیناً وہ ابروئے خمدار ہوگا

اسی سمت کعبہ اسی سمت قبلہ
جدہر انکا روئے پر انوار ہوگا

وہی پائے گا جام ہاتھوں سے انکے
جو آل نبی کا وفادار ہوگا

مدینہ سا بازار ہوگا نہ کوئی
محمدؐ کے جیسا خریدار ہوگا

رہیگا نہ محروم بخشش سے انکی
ضیاؔ چاہے مجھ سا گنہگار ہوگا

***

## ۷۱

لفظ، سیاہی، خامہ، کاغذ سب کا مقدر چمکاؤ
وصفِ نبیؐ کے تازہ پھولو! شاخِ قلم پر آجاؤ

حسنِ ادب کی رخشاں کرنو! نعت کے لہجو! تیز چلو
ظلمتِ ذہن پہ شب خوں مارو، کالی رات پہ چھا جاؤ

اشک نمی سے کم نہیں ہوتی ذوقِ طلب کی تشنہ لبی
حشر کا وعدہ ٹھیک ہے لیکن آج بھی کچھ ہن برساؤ

روئے زمیں کو عنبر سارا اے شہہ والا تم نے کیا
آؤ کبھی اس گھر سے بھی گزرو میرا بھی آنگن مہکاؤ

زرد شجر احساس کا میرے سبز لباس مانگے ہے
شاخِ برہنہ ڈھونڈھ رہی ہے گیسوؤں والے آجاؤ

کوسوں دور کھڑا یہ مجرم خاطیؔ ضیاؔ بھی چھپ جائے
دور تک اتنی رحمتِ عالمؐ اپنی چادر پھیلاؤ

***

## ۷۲

سبز شجر سے پتا لاؤ نعت نبیؐ کی لکھنی ہے
شاخ حنا کا خامہ لاؤ نعت نبیؐ کی لکھنی ہے

ان سے کام نہیں چلنے کا یہ سب لفظ ادھورے ہیں
جیسی ذات ہے ویسا لاؤ نعت نبیؐ کی لکھنی ہے

عشق علیؓ کا جس سے چھلکے، شیرینی حسانؓ کی دے
مانگ کے ایسا لہجہ لاؤ، نعت نبیؐ کی لکھنی ہے

روح القدس کے سبز پرندے دعا کے موتی برسائیں
شعر کا وہ سرمایہ لاؤ، نعت نبیؐ کی لکھنی ہے

رنگ پہ منظر، قد پہ صنوبر، رخ پہ بہاریں سجدہ ریز
پیکر نور لٹاتا لاؤ، نعت نبیؐ کی لکھنی ہے

رمز، کنایہ، حسن بلاغت، نکتہ، تلمیح و تشبیہ
قطرہ ہے سب، دریا لاؤ، نعت نبیؐ کی لکھنی ہے

نور کے تیسوں پارے کھولو رحل فکر پہ تم بھی ضیاؔ
نیا قصیدہ بردہ لاؤ، نعت نبیؐ کی لکھنی ہے

***

## ۷۳

خار ہم، نادار ہم محتاج ہم ، شاہ امم
ہر قدم، پامال غم، چشم کرم شاہ امم

زندگی، بے مائگی، بیچارگی، آوارگی
چاک دل، پژمردہ لب ہے آنکھ نم شاہ امم

آپ رحمت، خیر و برکت، شان قدرت، نور حق
میں کہ خاطی، عبد عاصی مجرم، شاہ امم

آسرا، ہمت، بھروسہ، حسن ظن، غالب یقین
لاج، عزت، آبرو، میرا بھرم شاہ امم

بہر زہراؓ، بہر حیدرؓ، بہر حسنینؓ کریم
بھیک دیں، صدقہ، اتارا بیش وکم شاہ امم

خاک ہوں، یا دھول ہوں، یا گرد ہوں، یا میں غبار
کچھ بھی ہوں رکھئے مجھے زیر قدم شاہ امم

یہ ضیاؔ، منگتا، گدا، چاکر ترا، خادم، غلام
ہر نفس کرتا رہے مدحت رقم شاہ امم

***

۷۴

ہم شمع مدینہ سے لو دل کی لگاتے ہیں
تب نعت کی قندیلیں محفل میں جلاتے ہیں

لفظوں کی انانیت پسپا یہیں ہوتی ہے
جب ذکر شہ دیں کو یہ سامنے آتے ہیں

اے کور نگاہی تو بس دھول سمجھتی رہ
ہم خاک مدینہ سے تقدیر بناتے ہیں

***

## ۷۵

سہل نہیں یہ خدمت کرنا
فخر رسل کی مدحت کرنا

نعت نبیؐ ہے غزل نہیں ہے
سوچ سمجھ کر ہمت کرنا

بت شکنی کا مقصد یہ تھا
ایک خدا کی عبادت کرنا

خوف اجل سے گھر نہیں چھوڑا
حکم خدا تھا ہجرت کرنا

سوزن گم گشتہ ہم بھی ہیں
خندۂ لب کی زحمت کرنا

اک مجرم ہے رحم کا طالب
رحمت عالمؐ رحمت کرنا

انکے سگ کوچہ سے ہماری
سوئے ادب ہے نسبت کرنا

اپکے ضیاؔ جب نعت رقم ہو
پیش نبیؐ کی سیرت کرنا

***

## ۷۶

حسنِ سیرت، خلوص، سچائی — ہر ادا میں کمال یکتائی
ایک ہی ذات اس قدر جامع — ساری خوبی جہاں سمٹ آئی
اسکے پاکیزہ بوریئے پہ درود — جسکو راحت کبھی نہ راس آئی
مشعل نور اس کا ہر لمحہ — منظر طور جلوہ آرائی
فقر اس کی حیات کا جوہر — صبر شام وسحر کی رعنائی
کینہ، نخوت، ستم سے کوسوں دور — مہر، شفقت، کرم کا شیدائی
سب کے دکھ درد کا شریک وہی — عامی، ادنیٰ، غریب صحرائی
اسم احمد وہ اسم اعظم ہے — جس سے کونین نے جلا پائی
اسکا احسان سارے عالم پر — سب کے سب اس کے ہی تمنائی
اسکی شان بلند کیا کہنا — گرد پا چومتی ہے دارائی

اک ضیاؔ کیا زمانہ تیرا غلام
انت ماوائی انت ملجائی

***

## ۷۷

طلوع نور ہوا مرحبا سلام علیک
رسالہ حسن کا نازل ہوا سلام علیک

نوشتہ لوح ازل کا سحر کی ساعت میں
جبین کعبہ پہ لکھا گیا سلام علیک

بدل دی راہ دلوں کی نہ چھوڑی راہ خطر
تجھے سلام مرے رہنما سلام علیک

خدا کا خاص وہ محبوب آگیا شاید
جو کہہ رہا ہے مسلسل خدا سلام علیک

ترے کرم پہ ہی مبنی ہے آبرو اپنی
توہی تو اپنا ہے اک آسرا سلام علیک

لبوں پہ جان ہو آنکھوں میں انکا حسن وجمال
ضیاؔ کی روح سے آئے صدا سلام علیک

***

# نظمیات

# پوشاک

قلم تراش کوئی ایسی نعت کی پوشاک
پسند کرلے جسے قامت شہہ لولاک

نہ تنگ اتنی کہ چشم ہنر سے گر جائے
نہ ایسی ڈھیل کہ کٹ جائے حب میں میری ناک

لباس فاخرہ کس کا ہے اتنا ہوش رہے
نظر میں قامت موزوں کو رکھ کے کرنا چاک

صفائی کاریگری میں ہو اک شکن نہ پڑے
سن شعور ادب دیکھنا حد ادراک

کلی کلی کو ملانا سلیقہ مندی سے
تمام بخیئے سجل کر کے ٹانکنا پوشاک

زمین فکر بہت صاف ستھری رکھنی ہے
توہمات کے لگ جائیں نہ خس وخاشاک

کوئی کھٹک ہو تو فوراً نمونہ دیکھ لے تو
وہی جو عرش سے بھیجا گیا ہے سوئے خاک

اسی اجالے میں سینا ہے تجھکو جبہ نور
اسی نہج پہ ہو دامن، کلی، گریباں، چاک

قدم قدم پہ بہت احتیاط لازم ہے
ہر ایک عیب سے پوشاک انکی رکھنا پاک

فریب عقل کی پیوند گر کہیں لگ جائے
فروغ عشق کی قینچی لگادے قصہ پاک

کسی بھی نقص سے مملو نہ ہو لباس جمال
کہیں بھی شرک کا دھاگا نہ کرسکے ناپاک

یوں ٹھیک ٹھاک اتر جائے قد رعنا پر
قد نگار پہ جس طرح خلعت لولاک

پہن کے شاہد بزم دنیٰ یہ فرمائیں
عطا کرو میرے شیدا کو میری چادر پاک

اس التفات خصوصی پہ جھوم اٹھیں قدسی
بپا ہو شور تحیات تا سر افلاک

ضیاؔ ہے اس کرم خاص کے کہاں لائق
یہ سوچ سوچ کے ہو جاتی ہے نظر نمناک

❊❊❊

# نٓ والقلم

کرتا رہونگا وصف نبی نٓ و القلم — خون جگر سے لوح دل زار پر رقم
انگلی کے پور پور سے پھوٹے لہو کی دھار — لیکن رکے نہ مدح نبی سے مرا قلم
اے یاد روئے دوست ترے حسن کے نثار — یاد بہار، خلد بریں، گلشن ارم
ہر نقش پا تراشب دیجور میں چراغ — ہر رہ گذر ہے تیری مرے واسطے حرم
اللہ رے یہ تیرے تبسم کی بجلیاں — صبح نشاط بنتی گئی ہر شب الم
انسانیت تمام خوشی میں نہاگئی — تم آگئے تو ہنسنے لگی ساری شام غم
ویرانیوں کی کوکھ سے آبادیاں اگیں — تیرے خرام ناز نے ایسا کیا کرم
محروم تھی زبان جو شبنم کی بوند سے — اسکو تری عطا سے ملی موج یم بہ یم
عرش خدا ہی جب تہہ نعلین بچھ گیا — کیا چیز پھر وقار عرب شوکت عجم
تیرا وجود پاک خدا کی کھلی کتاب — تو ہی ہے اسکی ذات کا اک مظہر اتم
وہ خاک پاک رشک صد افلاک ہوگئی — جس خاک پر دراز ہوئے سید اُمم
اے دستگیر ملت بیضا ادھر بھی دیکھ — حیراں کررہے ہیں زمانے کے پیچ و خم
مجرم ہوں تیرا جرم کے انبار ساتھ ہیں — اس اعتراف حال پہ گردن ہے میری خم
کیا وقت آگیا کہ اڑاتے ہیں مضحکہ — اہل حرم کا آج کلیسا کے یہ صنم
اہل وطن کی ہم پہ ہیں یہ مہربانیاں — سجدوں میں ہورہے ہیں مسلماں کے سرقلم

کچھ تو علاج چاک جگر رحمت تمام ہر چند بد سرشت ہیں پھر بھی ہیں تیرے ہم
جب بندگان ہند کی تو ہی خبر نہ لے رکھیگا کون تیرے گنہگار کا بھرم
پھیلے گی کب لبوں پہ دعاؤں کی چاندنی کب ہونگے تیری چشم مروت کے گوشے نم
اے آفتاب مہر و محبت خدا کے دوست تجھکو جلال حضرت باری کی ہے قسم
مغرور سر کو خاک کی جانب اچھال دے بندوں کو دیدے قوت السیف والقلم
غارتگروں کا شہر ہواؤں کی زد میں ہو ہو جائیں چور چور اباطیل کے صنم
دوڑے لہو میں خالد و طارق کا ولولہ دشت بلا میں ہنستے ہوئے رکھیں ہم قدم
صدیقؓ کا ضمیر دے فاروقؓ کا مزاج عثمانؓ کی حیا شہ خیبرؓ شکن کا دم
دے کشتگان خنجر تسلیم کی رضا جو دشت نینوا میں ہوئے پائمال غم
مشکل نہیں ہے تیرے لے یہ نوازشیں حالات کو بدل دے جو چاہے ترا کرم
اے قوت رسولؐ تو اب ہم سے چھین لے طاؤس، یہ رباب، یہ اشعار جام جم
پہنادے میرے جسم کو پیوند کی قبا ہاتھوں میں دیدے نان شعیر اے شہ امم
اپنے لہو سے ہند کی تاریخ وہ لکھوں قاسم کی روح جھوم اٹھے پڑھ کے دمبدم
اسلاف خلد میں ہوں مرے انتظار میں جاؤں تو وہ گلے سے لگالیں بصد حشم
ہر زخم مشکبو ہو مرا عید حشر تک سایہ کریں جلوس پہ جبریل محترم

اے روح مصطفیٰ سر اکبرؓ کا واسطہ
اس رُوسیاہ خلق ضیا پر کرم کرم

***

☆

ایک دن اک باغ میں کچھ شہد والی مکھیاں
جا رہی تھیں شہد لے کر اپنے منہ میں ناگہاں

سرور دیںؐ کی زیارت ہوگئی جو دفعتاً
پیش کرنے کو سلامی رک گئیں وہ حکمتاً

سرور کونینؐ نے فرمایا کہ اے مکھیو!
مختلف پھولوں کا رس تم اپنے منہ میں لاتی ہو

کوئی کھٹا، کوئی میٹھا، کوئی کڑوا ہوتا ہے
مختلف پھولوں کا رس یکجا نرالا ہوتا ہے

ایک خوشبو، اک مزہ پھر کس طرح ہو جاتا ہے
ماجرا کیا ہے سمجھ میں کچھ نہیں یہ آتا ہے

سن کے بولیں مکھیاں قربان اے شاہ زمیں
یہ تو صدقہ ہے تمہارا تم پہ صدقے جان و تن

شہد لانے کیلئے جب گھر سے اپنے چلتی ہوں
آتے جاتے راستے میں بس یہی میں کہتی ہوں

سلِّموا یَا قَومِ بَل صلّوا علیٰ صَدرِ الامین
مصطفیٰ ماجَاء اِلّا رَحمۃً لِلعالَمِین

٭٭٭

# احد

دیکھ اے ذوق نظر ہے یہی میدان احد
لیٹے ہیں جسکی ہتھیلی پہ شہیدان احد

چیر کر سینۂ باطل کو بہ یک ضرب اللہ
نور بھرتے گئے پل بھر میں فقیران احد

یہ وہی لوگ ہیں تھا کفر بھی جن سے لرزاں
سر بکف پھرتے تھے بے خوف جوانان احد

نرم گفتار تھے آپس میں جو مثل شبنم
دم باطل کیلئے تیغ تھے مردان احد

یہ پہاڑوں سے گھرا خطہ بتاتا ہے ہمیں
حق کی تاریخ مکمل ہے بیابان احد

حق کی تلوار ہے یہ عم نبی تاج قریش
سید حمزہ وہی شیر نیستان احد

تیغ کی چھاؤں میں سجدوں کا مزہ ملتا ہے
دے گئے سب کو یہ پیغام فقیہان احد

نور بخشا قدم مصطفوی نے تجھ کو
اک اک ریگ بنی شمع شبستان احد

تجھ سے اللہ کے محبوب نے الفت کی ہے
آج بھی نطق پیمبر ہے ثنا خوان احد

دیکھکر تجھکو مری آنکھ چھلک جاتی ہے
تونے کیا پھول کھلائے ہیں گلستان احد

سورۂ نجم کی صورت یہاں ایک ایک شہید
نور افگن کئے رہتا ہے خیابان احد

صد تحیات تجھے گنج شہیدان وفا
صد سلام اے مرے اسلاف شہیدان احد

آپ کا خون امانت ہے مرے مذہب کی
آپ کا زخم تو قرضہ ہے حدی خوان احد

ابن حیدرؓ کی قسم اپنے ضیاؔ کو بھی کبھی
اپنے دامن میں بلالینا مسیحان احد

❀❀❀

# قصائدِ رحمت

# امشب

قصیدہ لکھنے لگا خامۂ بہار امشب
تمام کشت تخیل ہے سبزہ زار امشب

شگوفہ لفظ، سبو جملہ، لہجہ بوئے سمن
عروس نطق کی تہذیب مشکبار امشب

ہزار جلوے سمٹ آئے روشنائی میں
ہزار حسن کی بجلی بیک قطار امشب

قلم کے نور سے لوح ہنر جمال افزا
روش روش ہوئی خورشید درکنار امشب

خدا کا فضل کہ یہ حوصلہ ملا مجھکو
میں خط خامہ کی صورت ہوں دلفگار امشب

وہ چیخ گونج رہی ہے شکستہ روحوں کی
جہان زار کی سنتا ہوں میں پکار امشب

فریب، دجل، دغا، ظلم جور، سفاکی
ہزاروں سال کے یکجاہیں انتشار امشب

خلوص، مہر، محبت، وفا، کرم شفقت
کہاں سے لاؤں بتا دُرِّ شاہوار امشب

وہاں کھڑا ہوں میں دنیا جہاں ہے کشت خطا
ہوس کی گنتی نہ ذلت کا کچھ شمار امشب

قدم قدم یہ نیا معرکہ نئے جھگڑے
ہیں گام گام نئے بت نئے شکار امشب

خدایا! اب تو دعائے خلیل پوری ہو
ہے کائنات تری محو انتظار امشب

بھٹکتے قافلے گم ہیں تلاش منزل میں
کسی طرف سے تو آئے کوئی سوار امشب

مرے لبوں سے جو نکلا جلوس آہوں کا
تو سن کے ہلنے لگا عرش کردگار امشب

پکارتا ہے کوئی آج بار بار امشب
زمین پہ آگیا رحمت کا تاجدار امشب

ہے آج آمدِ اسوارِ صاحبِ مازاغ
جیب خاص کی میلاد عطر بار امشب

یہ رقص مور، یہ محشر خرامی آہو کی
ستارے سورۃ والفجر کے نثار امشب

شعاع نور یہ والشمس والضحیٰ کی
دراز گیسوئے واللیل مشکبار امشب

گرا ہے پرچم سرخ وسیاہ خفت سے
اڑا ہے سبز علم نور کا ہزار امشب

جھٹک دیا ہے کسی شوخ حور نے دامن
کہ کوندتی ہے فضاؤں میں ذوالفقار امشب

ہر ایک گھر میں جلاتے ہیں دیپ خوشیوں کے
غلام، دخت، مسافر، گناہگار امشب

زباں دراز ہیں گونگے تو گونگے اہل زباں
انا کے بت سبھی خاموش کا لجار امشب

یہ خوشبوؤں کا گلستاں یہ زعفران زمیں
سپیدیٔ سحر عشق پر نکھار امشب

برس رہا ہے سحاب کرم گلی، کوچہ
کوئی بہاتا ہے رحمت کا جوئبار امشب

محمدٌ عربیٌّ ولاَ مِثالَ لَہٗ
سلام امت عاصی کا صدہزار امشب

پڑھو درود بصد شوق اشتیاق عالم
کہ تم پہ خاص ہے یہ فضل کردگار امشب

# خوشبو

جھک گئی شاخ قلم آتی ہے فن کی خوشبو
سجدہ عشق میں ہے روئے سخن کی خوشبو

زعفرانی ہوا جاتا ہے ورق کاغذ کا
پا کے آغوش میں لفظوں کے بدن کی خوشبو

فکر کی چاندنی دہلیز پہ در آئی ہے
چاند کا پھول لٹاتا ہے کرن کی خوشبو

غم کا لوبان سلگتا ہے تخیل میں کہیں
آج پھر تازہ ہوئی زخم کہن کی خوشبو

کتنا بے کیف ہے انسان کا مشام ہستی
لے اڑا دست خزاں سارے چمن کی خوشبو

عشق، اعمال، عقیدے کی روش ہے ویراں
ظلم کے دشت سے آتی ہے کفن کی خوشبو

ریت کا ڈھیر کسی دختر زندہ کی لحد
نہ عروسی کے ترانے نہ دلہن کی خوشبو

قتل تہذیب و تمدن پہ یہ ہنگام خوشی
بوئے احساس کہاں، کھو گئی من کی خوشبو

آدمیت کا کہیں نام و نشاں تک بھی نہیں
قحط انساں پہ ہنسی، سوختہ تن کی خوشبو

مرگ انسانیت دہر نے گھبرا کے کہا
میرے مالک مجھے لوٹا دے چمن کی خوشبو

چوب پڑنے لگا نقارۂ شب پر آخر
مژدہ دیتی چلی شب گیر سخن کی خوشبو

جاتی ہے سوئے زمیں جان چمن کی خوشبو
چھا گئی سب پہ محمدؐ کے بدن کی خوشبو

قلزم نور میں کیا حسن کے بجرے نکلے
سیر کرنے کو چلی شاہ زمن کی خوشبو

رف رف نور پہ آیا ہے وہ محبوبؐ خدا
آیت نطق کرم جسکے دہن کی خوشبو

سلک دندان گہر بار کے واری جائے
شوخی در عدن، مشک ختن کی خوشبو

اس کفِ گل پہ تمناؤں کی تتلی کا ہجوم
جسکی دھوون سے ہے پھولوں کے بدن کی خوشبو

نور چھنتا ہے جو بوسیدہ قباؤں سے کبھی
آتی ہے صبحِ تصوف کے وطن کی خوشبو

چادرِ فقر میں احسان کے الماس ٹکے
وہ قبا لینے چلی ویسؓ قرن کی خوشبو

عشق کو تاج ملا انافتحنا کا جہاں
فدخلی جنتی کہنے لگی من کی خوشبو

باب اکرام کھلا آج الم نشرح کا
ورفعنا لک ذکرک ہے بدن کی خوشبو

دفترِ معرفتِ حق ہوا پتا پتا
چشمِ مازاغ تھی کیا تیری کرن کی خوشبو

کیا ملا جسم پہ آقا کا پسینہ لے کر
نسل میں بس گئی جنت کے چمن کی خوشبو

صدق، اخلاص، وفا، عدل، مروت، رحمت
بانٹتی پھرتی ہے اس خاک وطن کی خوشبو

موت کو کس نے عطا کر دیا ہستی کا لباس
زندگی بھیگ میں مانگے ہے کفن کی خوشبو

جانِ ایمان ہے تقدیس علی و زہراؓ
روحِ اسلام حسینؓ اور حسنؓ کی خوشبو

بارھویں شب ترے قربان تمامی عالم
تو نے پھیلائی ہے رحمت کے چمن کی خوشبو

شکر کے سجدے کرو دشتِ عرب کے بھائی
ماں کی آغوش میں رقصاں ہے بہن کی خوشبو

کوئی پہنچادے محمدؐ کی مشامِ جاں تک
میرے زخموں کی چبھن، رنج و محن کی خوشبو

میں کہاں اور کہاں جامۂ اوصافِ نبیؐ
مجھکو شرمندہ نہ کرائے مرے فن کی خوشبو

کیا مجھے تابِ سخن رحمتؐ عالم کے حضور
کیا ضیاؔ نذر کروں عطرِ سخن کی خوشبو

⁂

## انتظار

شب دراز وہ کیا تھی کہ مختصر نہ ہوئی
گذر گئیں کئی صدیاں مگر سحر نہ ہوئی

ہزاروں لب کے شگوفے تھے شاخ شاخ کھلے
دعا کی آنکھ تشکر سے پھر بھی تر نہ ہوئی

سیاہ ظلم کا سورج نہ ڈھلنے کو راضی
نوید صبح کسی طرح معتبر نہ ہوئی

انا کے سارے مہیب اژدہے اٹھائے پھن
دکان زہر ہوس بند اک پہر نہ ہوئی

چٹختے سینوں میں بکھری ہوئی ہزاروں پکار
ادھر وہ بے خبری کہ کوئی خبر نہ ہوئی

خطا سرشت بنی تھی گناہ عادت تھی
وہ کیا جہاں تھا جہاں شرم دیکھکر نہ ہوئی

فضائیں سادھے ہوئے دم، ہوائیں چپ کی مریض
مرض ہزاروں جنہیں فکر چارہ گر نہ ہوئی

شباب، شعر، شرارے، شراب، کی یورش
قمیص کس کی جوانی کی ان سے ترنہ ہوئی

بہت سے روندے ہوئے پھولوں کی گھٹی سی صدا
جو احتجاج کے لہجے میں چیخ کرنہ ہوئی

تمام جھوٹے خداؤں کا عارضی قبضہ
فصیل کعبہ سے یہ بے حیائی سرنہ ہوئی

لرزتے رہ گئے مژگاں پہ نقرئی آنسو
تلاش سوزن قمیص و تار زرنہ ہوئی

کہاں کہاں مجھے روداد غم نہ کہنا پڑا
کہاں کہاں مری توہین بال وپر نہ ہوئی

ستم کی رات گئی، پو پھٹی، اجالا ہوا
بغیر انکے جہاں میں کہیں سحر نہ ہوئی

نقیب بولا، اٹھو! آہ بے اثر نہ ہوئی
مسیحا آگیا اب تک تمہیں خبرنہ ہوئی

وہ انتظار کہ جس پر ہزار آنکھ نثار
خدا کا شکر دعا اپنی دربدر نہ ہوئی

تمہارے بھوکے شکم پر کروڑوں بار سلام
ہوس کی تیغ غلاموں پہ کارگر نہ ہوئی

سلام ان پہ جو صادق، امین، کہلائے
کسی کو جرأت کذب انکی ذات پر نہ ہوئی

جلال ورعب کا عالم کہ قیصری کانپے
مجال دیدنی شاہوں کو یک نظر نہ ہوئی

وہ ایسی رحمت بے انتہا کہ جس کے حضور
اسیر آہو کو بھی فکر داد گر نہ ہوئی

تمام لہجہ مروت تمام جملہ خلوص
تیری حدیث میں کیفیت شرر نہ ہوئی

ہے اسکی آل کے زمرے میں اشتیاقؔ حزیں
بہشت جس کے مکاں سے بلند تر نہ ہوئی

***

# نعتیہ گیت

☆

سرورا، رہنما، مقتدا، پیشوا
یا نبیؐ مصطفیٰ یا نبیؐ مجتبیٰ

لالہ زار عطا، گلستان کرم
شہریار ارم، تاجدار حرم
میم ملک قلم، نون نور قدم
وہ شفیع الامم، وہ جمیل الشیم
حسن کی آبرو، عشق کا مدعا
یا نبیؐ مصطفیٰ یا نبیؐ مجتبیٰ

نازش فکر، زیبائش آگہی
قامت آدمیت کا سرو سہی
سر پہ ہے خاتمیت کا تاج شہی
آپکے حق میں نازل یہ وحیِ جلی
خاتم المرسلیں، سید الانبیا
یا نبیؐ مصطفیٰ یا نبیؐ مجتبیٰ

علم، تقویٰ، تقدس، طہارت، دعا
فضل، اخلاق، بخشش، مروت، سخا
نطق، تعلیم، تہذیب، حکمت، ثنا
فیض، رحمت، محبت، عنایت، عطا
آپ سے ابتدا، آپ پر انتہا
یا نبیؐ مصطفیٰ یا نبیؐ مجتبیٰ

آسمان وزمیں سدرہ، عرش بریں
مہوش و مہ جبیں، لالہ رخ، نازنیں
دیکھ ڈالے جہاں بھر کے سارے حسیں
آپ جیسا تو ان میں کوئی بھی نہیں

سر جھکا کر یہ روح الامیں نے کہا
یا نبیؐ مصطفیٰ یا نبیؐ مجتبیٰؐ

اونٹ، ہرنی، شجر، حور، جن و بشر
سب فدا آپ پر، شیفتہ آپ پر
میں زیارت کو تڑپا کیا عمر بھر
سانپ نے ہو کے قرباں کہا آپ پر

عشق مجبور تھا ہو گئی اک خطا
یا نبیؐ مصطفیٰ یا نبیؐ مجتبیٰؐ

تخت دل پر قدم آپ رکھتے کبھی
قریہ جاں کے رستے مہکتے کبھی
شربت دید ہم بھی تو چکھتے کبھی
کاش ہم سے بھی سرکار کہتے کبھی

ہاں وہی گیت مجھکو سنا اے ضیاؔ
یا نبیؐ مصطفیٰ یا نبیؐ مجتبیٰؐ

***

☆

صبح کی ٹھنڈی ہوائیں، شام کی پروائیاں، سب ترے گیسو کا صدقہ مصطفیٰ یا مصطفیٰ
رنگ، خوشبو، چاندنی، شبنم، کرن، سورج، گھٹا سب تمہاری گردپا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

خلد کا دست حنائی جیسے طائف کی زمیں یا عروس نازنیں
یا ترا رنگ قبا یا تیرے زخموں کے امیں یا جلوۂ حسن یقیں

زینت باغ ارم، یا آپکا نقش قدم، یا ردائے کربلا، یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

گفتگو قرآن، یا الہام، یا وحی جلی — یا حدیث دلبری
لہجہ سادہ، صاف، شیریں، تمکنت، برجستگی، چاشنی، خندہ لبی

لفظ موتی یا گہر، جملے بہت ہی مختصر، خاموشیاں بھی رہنما، یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

سلطنت، لشکر، خزانے، تاج، علم، قوت، نگاہ اے شہنشاہوں کے شاہ
بندگی، فاقہ، قناعت، صبر، جود، انصاف، واہ آپ سب کی جلوہ گاہ

خوبیوں کی ابتدا، آپ ہی پر انتہا، آپ محبوب خدا، یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

قوت رفتار تیری برق یا بادصبا، یا نسیم جاں فزا
شہپر جبریل یا کہ تیز دھارا نور کا، یا ندائے ساریہ

دم زدن میں عرش تھا، پل میں صحن فرش تھا، آب وضو بہتا رہا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

ک گیسو، ھ دہن، ی ابرو، آنکھیں ع، ص، کٓھٰیٰعٓصٓ
ن نقشہ، ق قامت، ص صورت خوش نہاد، شان ہے خیر العباد

کعبہ اہل وفا یا قبلہ ارض و سما، یا جلوہ حسن خدا، یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

کائنات حسن سے پوچھا گیا کہیئے جناب، ہے کوئی انکا جواب
چرخ پر سورج، فلک پر چاند، دھرتی پر گلاب، ہوگئے سب آب آب

سب کے سب جھکنے لگے، باادب کہنے لگے، کون ہے تیرے سوا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

اک نظر نادار پر، یعنی ذلیل و خوار پر، اس بندۂ لاچار پر
چشم رحمت کیجئے اپنے سگ دربار پر اس اشتیاق زار پر

یا شفیع المذنبیں، یا رحمت اللعالمیں، رحم بر حال ضیا، یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

❊❊❊

☆

رحمت عالم، نور مجسمؐ، سرتا پا قرآن — تمہیں ہو دونوں جہاں کی جان

آمنہ بی بی کے آنگن میں پیارے نبیؐ جب آتے ہیں
انکے نوری چرن پہ آکر چاند سُرج جھک جاتے ہیں
چوم کے ماتھا حوا بولیں میں تم پر قرباں — تمہیں ہو……

پہلی وہ تخلیق خدا کی جسکا نام محمدؐ ہے
ورد زباں حوران جناں کے صبح وشام محمدؐ ہے
سوچئے تو وہ نور خدا ہے دیکھئے تو انسان — تمہیں ہو……

شمس ہے چہرہ، لیل ہے گیسو، فجر جبیں، "مازاغ" نظر
بحرکرم کا نام ہے جنکے انا اعطیناک الکوثر
وارث زمزم ساقیٔ کوثر نبیوں کے سلطان — تمہیں ہو……

نور کا موسم، نور کے بادل، نور کی صہبا، نور کی شام
بانٹ رہا ہے کملی والا نور کے بھرکے جام
صف میں ہیں صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، سلمانؓ — تمہیں ہو……

شبنم، پھول، ستارے، جگنو، موتی، صبا، مہتاب، شفق
تیری کتاب حسن سے شاہا لے کے گئے ایک ایک ورق
تیرے کرم کی چھینٹ کا آقا کس پہ نہیں احسان — تمہیں ہو……

تاج شفاعت سر پر سوہے دوش پہ کملی ابر کرم
پشت پہ مہر نبوت، ہاتھوں انا فتحنا کا پرچم
دیکھ کے روپ سروپ تمہارا عقل ہوئی حیراں — تمہیں ہو……

افکار حسان کا صدقہ فکر کی دنیا روشن ہو
آپ تصور میں جب آئیں آپکا مجھکو درشن ہو
جھوم کے نعتیں ضیا سنائے، سنیں شہ ذیشان — تمہیں ہو……

# آزاد نعتیہ نظم

۱

آؤ، آؤ
اہلِ محبت
نعت کا کاروبار کریں
خوشبو کی بوچھار کریں

فکر - سویرا
لہجہ - شبنم
جملے - سبزے
صنعت - پھول
لفظوں کی شرماتی دھوپ
ہریالی بیلوں پہ چڑھا کر
ذہن کو سایہ دار کریں
نعت کا کاروبار کریں

۲

آنسو، درد
الم، بیچینی
خوف، ندامت
یادِ گناہ
لمحہ لمحہ برگ سیاہ
پھر ساون آنکھوں میں بسا کر
مصرع کوئی تیار کریں
نعت کا کاروبار کریں

۳

شب۔ تنہائی

خامہ۔ کاغذ

مصرعے ادھورے

منظر آب

مولتی آنکھیں کچے خواب

انکے جلوے سامنے آکر

کاش مجھے بیدار کریں

نعت کا کاروبار کریں

۴

چہرہ نور

نگاہیں کوثر

ابرو کماں

رنگت کافور

گیسو ہے کہ شب دیجور

ایسے حسیں پر اے حیرانی

کیا تمثیل نثار کریں

نعت کا کاروبار کریں

۵

سیرت کامل
پاک مقدس
پاکیزہ، روشن، اخلاق
اک اک حرف
میں
سو سو باب
یہ قرآن ناطق پڑھکر
نورانی کردار کریں
نعت کا کاروبار کریں

۶

ہاتھ، زباں، دل
خاطی، عاصی، بے مایہ
آنکھیں، بے نور
شبد مرے
کنکر پتھر
میں ضیا
کوی
مفلس، مجبور
لیکن یہ ہے یقین حضور!
شبد رتن انمول میں کندن
آپ اگر سویکار کریں
ہم
نعت کا کاروبار کریں
خوشبو کی بوچھار کریں

۱

انسان

آدمی

بشر

ہر شئے سے پیش تر

انکا وجود پاک

فروزاں

بشکل نور

قندیل عرش میں

نور منیر

نور خدا

نور کائنات

مکہ کی خاک پر

ہوتا ہے جلوہ گر

فی قالب البشر

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھك المنیر لقد نور القمر

## ۲

سیرت

تمام خوبیاں

بے حد و بیشمار

اوصاف، ان گنت

سیرت نگار، ادیب، مورخ ہے دم بخود

شاعر کی کیا مجال

ثنا کر سکے بیاں

عاجز قلم، زباں

نہیں ممکن ہے گفتگو

اے جانِ آرزو

مری نعتوں کی آبرو

نہ لکھا جا سکے کبھو

ترے درجات کا علو

تو ہی جانے کہ کیا ہے تو

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

⁂

☆

لوگ کہتے ہیں
کیوں ضیاؔ
شب و روز
کون سی فکر میں ہو سر گرداں
سوچ میں ڈوبے
کھوئے کھوئے سے
عرض ہے
شعر کی تلاش میں ہوں
نعت اقدس لکھوں
ہمیشہ لکھوں
کہ
یہی ہے نجات کا ذریعہ
نعت؟ کیا نعت؟
نعت لکھنے سے کچھ نہیں ہو گا
نعت کہنے سے فائدہ کیا؟
چیز در اصل ہے تو
حسن عمل
لوگ بھی ٹھیک ہی تو کہتے ہیں
اصل میں چیز ہے
تو

## حسن عمل

سچ ہے
نعت نبی رحمت سے
مدح گوئی کی اس سعادت سے
میری چشم وفا نے دیکھا نہیں
دوسرا
کوئی اور حسن عمل
نعت گوئی سے بہتر و برتر
کہ یہی
سنت الٰہی ہے
سارا قرآن خود گواہی ہے
اس لئے میں بھی
نعتیہ شعر کی تلاش میں ہوں

❊❊❊

☆

آرزو ہے
یہ تمنا ہے خدا
ایک ایسی بھی شب نور آئے
مجھ گنہگار کے حصے میں کبھی
یہ سیہ بخت وجود
جرم کردہ پہ لرزتا ہوتا
سہما سہما ہوا
تھرایا ہوا
کھولتا کانپتے ہاتھوں سے میں اوراق بیاض
جھلملائی ہوئی آنکھوں سے ستارے جھڑتے
چند مصرعے
مرے شرمائے لبوں پر ہوتے
خوف عصیاں سے، ندامت سے
گلا رندھ جاتا
خشک ہو جاتی زباں
کچھ تبسم کی کرن
چھن کے لب لعلیں سے
مجھ سیہ کار پہ بھی پڑ جاتی
بہر تسکین حیات
سامنے ہو وہ سراپائے جمیل
لالہ رخسار

پری پیکر و حسن یکتا
سرو قد یے و نگار کونین
جس پہ آنکھیں نہ ٹھہر پائیں وہ رخ
مری جانب متوجہ ہو کر
مجھ سے فرمائیں ضیاؔ
اچھی ہے نعت تری
جا، تجھے اس کے عوض بخش دیا
بخش دیا

آنکھیں کھل جائیں مسرت سے مری
کمرہ خوشبو سے معطر ہو
دماغ آسودہ

اور

زباں پر ہو درود
بھیگی پلکوں پہ سلام
آرزو ہے
تمنا ہے
یہ دعا ہے کہ خدا
ایک ایسی بھی شب نور آئے
مجھ سیہ کار کے حصے میں کبھی
بہر آرائش عقبیٰ
آمین!

❊❊❊

☆

الم نشرح لک صدرک
نہیں کیا کھولا تیرا سینہ میں نے
برائے علم و حکمت
پئے انوار و اسرار ہدایت
نبوت کے رسالت کے خزینے
مثالِ لؤلؤ و مرجان و یاقوت
بکھیرے قلب میں اوصاف احسن کے حسیں موتی
گہر پاروں کے انبار
بنایا کعبۂ ارواح عالم
کرایا چاک بارے
دلایا غسل ہر بار
مصفٰی نور کے پانی سے اس کو
نکالا نقطہ اسود کی صورت
تمہارے دل سے
جب وجاہِ دنیا
محبت ماسوی اللہ کی — پیارے
نہیں کیا کھولا تیرا سینہ میں نے
اتارے قلب پر
تیسوں پارے
وہی قرآن
اگر کوہِ گراں پہ ہوتا نازل

یقیناً

ہو تا چکنا چور

مسمار

مگر

تیرا یہ قلب مطمئن ہے

مری آیات کا کامل امیں ہے

اٹھایا جس نے یہ "بار امانت"

الم نشرح لک صدرک

نہیں کیا کھولا تیرا سینہ میں نے

بظاہر

ووضعنا عنک وزرک

سے

ہوا معلوم

دل پر بوجھ تھا بار امانت کا

بفکر رشد و تبلیغ

ہدایت پر "حریص"

انسانیت کی فکر سے مملو

گنہگاران امت کے لئے بچین و مضطر

وہ بار غم

کیا ہلکا

اتارے بوجھ وہ سارے

یقیناً
الذی، جس نے (کمر محراب کردی)
انقض ظهرك
تمہاری پشت خم کردی
کمر مثل کماں خم تھی
مگر یہ بار غم
اک امتحاں تھا
رضا کا
صبر کا
عشق و وفا کا
اسے پھر
مستقل رہنا ہی کب تھا
دل محبوب میں خلوت نشیں ہو کر
تجلی گاہ یزداں
دل تمہارا
ملول آسا رہے
یہ غیر ممکن
صلہ دیتا ہے رب
اس درد و غم کا
نہ ابتک پا سکا کوئی عطائے خاص یہ رب کی
فقط تیرے لئے
تیرے لئے ہے

## ورفعنالك ذكرك

کیا ارفع تمہارا ذکر میں نے
ہر اک مذکور کے ذکر رفیع سے
اذانوں میں پکارا جائے تجھ کو پنجوقتہ
ساتھ رب کے
نمازوں میں تری عظمت کا خطبہ
ہمہ دم کلمۂ طیب میں جلوہ
تشہد کا، تہجد کا، تجمل روز و شب کا
ترے ہی ذکر سے ہے

حلاوت علم کو، ایمان کو، روشن عقائد کو
ملی تجھ سے
فنا ہر ذکر کو ذاکر کو ہر مذکور کو ہے
جز خدا کے
ہے جسکی ذات باقی
ہے جسکی شان باقی
وہی رب ہے
وہی رب ہے
پیارے!
تیرا ذاکر
فنا سے پاک ہے جو
ترا ذکر رفیع کیسے دبے

کیسے مٹے

خود تیرا ذاکر جب خدا ہے

ترا چرچا ہمیشہ

ترا خطبہ ہمیشہ

گمان و عقل و وہم، ہوش کی ساری بلندی سے پرے ہو

کہ خود ذاکر خدا ہے

ترا ذاکر خدا ہے

وہی جس نے

کیا ذکر محبت کو ترے ہر ذکر سے اونچا

ورفعنا لك ذكرك

مشیت ہے

خدا کی

ان مع العسر یسراً

ہر اک سختی ے بعد آسانیاں ہیں

نظام کار فطرت ہے یہی کہ

کشائش سے ہیں پہلے تنگیاں

پھر

وہی آسانیاں

یسرت

کشائش

برائے امتحاں

اصول بندگی کی ہے علامت

حصول رحمت و قرب الٰہی کا بڑا ذریعہ
یہی
فان مع العسر یسراً
کہ بیشک
بعد عسرت کے ہے یسرت
فاذا فرغت فانصب
عبادت خاص بالذات
برابر کیجئے — ہاں خوب کیجئے
زیادہ سے زیادہ
کہ
رب کے خاص جلوے
خاص رحمت
خوب برسے
فضائے ذہن و دل پر
ادائیں بندگی کی عجز کی
شان عبادت سے مزین ہوں
قیام الیل کی لذت دوبالا
رکوع فقر کی شان تجلی
سجود بندگی میں رنگ خلوت
قعود پاک میں برزخ کا منظر
کروروں لاکھوں انعام خداوندی
وجود پاک پر اتریں

والیٰ ربک فرغب
توجہ رب سے اپنے
رکھ
بہت کامل توجہ
فقط
رب ہی سے اپنے لو لگا کر
غم کونین سے آزاد رہ
کہ
رہ رشد و ہدایت کی مشقت
ہر اک جہد و سعی رب کو ہے معلوم
امانت رب کی پہنچائی
بہت خوب
مکمل، کامل، واکمل
مشقت سے، محبت سے، توجہ سے، نوازش سے
غم امت سے بوجھل ہے اگر دل
مجھی سے لو لگا، میری شان کریمی پر نظر رکھ
میں تیرا رب ہوں تو محبوب میرا

❊❊❊

# مناقب

## ارمغان منقبت بمدح مولائے کائنات علی مرتضٰی کرم اللہ وجہ الکریم

سربراہ اولیا عالم پناہ بوترابؓ
آبرو میری بھی رکھ لو میرے شاہ بوترابؓ

وارث میراث احمدؐ جانشین مصطفیٰؐ
واقف سر الٰہی بادشاہ بوترابؓ

اس عقیدے میں کوئی تفریق ہو سکتی نہیں
خیر خواہ مصطفیٰ ہے خیر خواہ بوترابؓ

ہم غلامان علیؓ ہیں اے جہنم دور رہ
شافع یوم الجزا ہے اک نگاہ بوترابؓ

نام لیواؤں پہ تیرے تنگ ہوتی ہے زمیں
اب تو جنبش دے لب رحمت کو شاہ بوترابؓ

جسکو کہتے ہیں مدینہ اہل دل اہل نظر
ہم اسی کو جانتے ہیں خانقاہ بوترابؓ

چشم مازاغ البصر محراب ابروے رسولؐ
شام صہبا میں بنی تھی قبلہ گاہ بوترابؓ

اے نسیم صبح اے پیغمبر کوئے نجف
مجھکو بھی لے چل کسی دن بارگاہ بوترابؓ

خود نبیؐ فرما گئے میرا علیؓ ما ایک نور
شان حق نام خدا ہے عز و جاہ بوترابؓ

مصطفٰے قرآن ہیں، تفسیر قرآں ہیں علیؓ
ہو بہو، نقطہ بہ نقطہ میرے شاہ بوترابؓ

اور کیا حاجت کسی کے سائباں کی ہو اسے
مل گئی جسکو مقدر سے پناہ بوترابؓ

اپنی نسبت کا تصدق مجھ گدا کو یا علیؓ
کیجئے شرمندہ احسان شاہ بوترابؓ

بندۂ درگاہ مولٰی اشتیاق عالم ضیاؔ
منتظر ہر لمحہ تیرا اے نگاہ بوترابؓ

***

☆

اللہ اللہ یہ مقام حسینؑ
خود لکھائیں عمرؓ غلام حسینؑ

حاصل عشق ہیں رسول اللہ
مرکز عشق ہیں امام حسینؑ

جنکے تلووں کا عرش بوسہ لے
انکے کاندھے پہ ہیں امام حسینؑ

ٹوپیاں قدسیوں کی گر جائیں
اس قدر ہے بلند بام حسینؑ

تیغ نکلی تو پھر نہیں لوٹی
دیکھتی رہ گئی نیام حسینؑ

ہم علیہ السلام کیوں نہ کہیں
روح اسلام ہیں امام حسینؑ

یہ بھی حق ہے سوا نبوت کے
سارے اعزاز ہیں بنام حسینؑ

لشکر حر کو آب آب کیا
واہ رے رحمت تمام حسینؑ

آبرو سجدۂ دو عالم کی
صرف اک سجدۂ امام حسینؑ

رحمت کائنات صبحؑ رسولؐ
ارمغان نجات شام حسینؑ

دین کیا ہے اگر کوئی پوچھے
صاف کہہ دیجئے امام حسینؑ

مشرباً حر ہیں، مسلکاً سید
یعنی ہملوگ ہیں غلام حسینؑ

میں ضیاؔ سید حسینی ہوں
جد امجد مرے امام حسینؑ

❊❊❊

☆

کربلا کی زمیں پہ آلِ رسولؐ — آگ کے ڈھیر پہ گلاب کے پھول
اک طرف ظلم، جبر، گمراہی — اک طرف صبر، شکر، قدر، اصول
آنکھیں دریا، زبانیں خشک ندی — پاؤں کے نیچے گرم ریگ، ببول
قہرمانی کے قہقہوں کا ہجوم — بے گناہی کا چہرہ زرد، ملول
نام حق پر شہید ہونے کو — خانۂ مصطفیٰ میں تول پہ مول
کیا وہ ہوتا شریک بزم یزید — قطرۂ آب جسکو تھا نہ قبول
نور کے حق میں رائے ظلمت کی — کہاں معروف اور کہاں مجہول
ماہ و انجم کی بات کیا کرنی — حسن کونین انکے پاؤں کی دھول
ان پہ تحقیق وتبصرہ کیا — شان میں جنکی آیتوں کا نزول
جو خلاف امام اکسائے — اے محقق وہ فکر جہل، فضول
برتر از فہم وفکر وہم وگماں — ذات آلِ رسولؐ جانِ بتولؓ

اشتیاقؔ اپنا یہ عقیدہ ہے
مایۂ دوجہاں ہیں آلِ رسولؐ

***

☆

کرم فرمائے عالم شیخ محی الدین جیلانیؒ
کرم کی اک نظر خضر جہاں محبوب سبحانی

سراپا مظہر حسن نبیؐ خوئے علی داری
تری تنویر ہے گویا چراغ بزم روحانی

ترے قدموں پہ جھکتے ہیں تمامی اولیا کے سر
فرشتے کرتے ہیں مولیٰ در اقدس کی دربانی

بہت مردوں کو کہہ کہہ کر جلایا آپ نے شاہا
مرے دل پر بھی پڑھیے قم باذنی قطب ربانی

شہنشاہ ولایت، غوث اعظم، سید اکرم
سلام اے مجمع البحرین، اے رشک سلیمانی

نہال گلشن حسنینؓ، نخل فاطمہ زہراؓ
علیؓ کے لاڈلے یعنی رسولؐ اللہ کے جانی

ہجوم غم، شکستہ دل، گناہوں کی سیہ راتیں
اغثنی غوث اعظم الغیاث اے پیر لاثانی

حضور اک اشتیاقؔ بے نوا ہی کیوں رہے خالی
تہی دامن پہ بھی دست کرم اے شاہ جیلانی

❊❊❊

☆

منجدھار میں آن پھنسی نیا یا حضرت میراں محی الدینؒ
نیا کے کھویا پار لگایا حضرت میراں محی الدینؒ

جگ پالن ہو، جگ تارن ہو، مہراج مرا بھی ادھارن ہو
شیئاً للہ مرے داتا، یاحضرت میراں محی الدینؒ

اے باغ وبہار پنجتنی سروچمنی، نازک بدنی
سر سبد گل باغ زہراؓ، یا حضرت میراں محی الدینؒ

میں سارے بروں میں سب سے برا تو سارے بھلوں میں سب بھلا
تو آقا مرا میں بندہ ترا یا حضرت میراں محی الدینؒ

اے سید عامی پاک نسب پھیلائے کھڑے ہیں دست طلب
محروم نہ فرمانا آقا یا حضرت میراں محی الدینؒ

فریاد غریباں جالے جا، احوال الم جا انکو سنا
ہر گام مگر یہ کہنا صبا یا حضرت میراں محی الدینؒ

میں دھول تمہاری گلیوں کی میں خاک تمہارے قدموں کی
کیا کم ہے مگر یہ بھی رشتہ یا حضرت میراں محی الدینؒ

شہباز محمدؐ کا صدقہ یا غوث الاعظم کیجے عطا
اک چشم کرم بر حال ضیاؔ یا حضرت میراں محی الدینؒ

***

☆

خطہ اجمیر میں وہ ہند کا سلطان ہے
جس کے قدموں سے منور سارا ہندوستان ہے

خواجہ اجمیر تیرا کس قدر فیضان ہے
ہر طرف زم زم بکف یہ ریگ راجستھان ہے

آپ آئے تو پیام انقلاب آیا یہاں
آپ کے صدقے ہمارے ہاتھ میں قرآن ہے

آپ ہی اسلام ہیں آپ ہی دین رسولؐ
آپ کی شان ولایت پر مرا ایمان ہے

ظلم کے ہاتھوں میں دیدی شاخ زیتون اماں
کفر کی تاریخ پر کتنا بڑا احسان ہے

آپکی مٹھی میں دل ہے سارے ہندوستان کا
آپکے قدموں میں آقا ہم سبھوں کی جان ہے

اشتیاقؔ عالم پہ بھی چشم کرم بندہ نواز
آپکے دربار میں یہ آپ کا مہمان ہے

❊❊❊

☆

شوق آبلہ پائی خواجہ تیری گلیوں میں
کھینچ کر مجھے لائی خواجہ تیری گلیوں میں

کون سی وہ شئے پائی خواجہ تیری گلیوں میں
زندگی سمٹ آئی خواجہ تیری گلیوں میں

اپنی اپنی تقدیریں آزمانے آئے ہیں
یہ ترے تمنائی، خواجہ تیری گلیوں میں

کفر ہے کہ ایماں ہے کچھ خبر نہیں مجھکو
کرتا ہوں جبیں سائی، خواجہ تیری گلیوں میں

رحمتوں کے ساون میں رنگ و نور کی بارش
خلد بھی ہے شرمائی، خواجہ تیری گلیوں میں

میں یقین کرلوں گا میرا عشق کامل ہے
گر کبھی جو موت آئی، خواجہ تیری گلیوں میں

اشتیاقؔ عالم کی لاج تجھکو رکھنی ہے
آگیا ہے شیدائی، خواجہ تیری گلیوں میں

❋❋❋

☆

تم شان کبریا ہو شہباز لامکانی
تصویر مصطفےٰ ہو شہباز لامکانی

آنکھیں ہیں جام وحدت دل چشمہ حقیقت
حسن خدا نما ہو شہباز لامکانی

جود وکرم سراپا رحمت عطا مجسم
میں کیا کہوں کہ کیا ہو شہباز لامکانی

اپنا نہیں ہے کوئی اتنے بڑے جہاں میں
اک تم ہی آسرا ہو شہباز لامکانی

زخموں سے چور ہو کر آئے ہیں غم کے مارے
مرہم کوئی عطا ہو شہباز لامکانی

ہو باغ مصطفیٰ کے اک پھول تم بھی لیکن
ہر پھول سے جدا ہو شہباز لامکانی

چاہے مجھے ڈبادو چاہے مجھے ترا دو
تم مالک ضیاؔ ہو شہباز لامکانی

❊❊❊

☆

بادشاہ اولیا سلطان خوباں آپ ہیں
میرے آقا، میرے مولا، جان جاناں آپ ہیں

غوث عالم، قطب اعظم، ہادی خلق خدا
دستگیر بے نوا، مخدوم دوراں آپ ہیں

آپ ہی کی ذات سے روشن ہے میری زندگی
میں فقیر آستاں ہوں میرے سلطاں آپ ہیں

عرش پر مسند ہے جسکی فرش پر ہے سلطنت
مظہر شان محمدؐ وہ سلیماں آپ ہیں

ہم غلامان در اقدس ہیں حاضر عرس میں
راحت جاں آپ ہیں سب کے نگہباں آپ ہیں

شاہباز لامکانی اک نظر محتاج پر
بندہ مفلس کے مولا سازوساماں آپ ہیں

گوشہ گوشہ ہے معطر جسکی خوشبو سے تمام
وہ محمدؐ کی محبت کا گلستاں آپ ہیں

عزت زہراؓ نگار خاندان مرتضیٰ
یادگار سرخی خون شہیداں آپ ہیں

آپکے دربار کا ایک ذرہ بے نام ہوں
مجھ ضیا کے دل میں لیکن جلوہ ساماں آپ ہیں

***

☆

شاہباز محمد سلامٌ علیک　　راحت جان احمد سلامٌ علیک
ہادیٔ انس و جاں، قطب و غوث جہاں　　دین حق کے موید سلامٌ علیک
ہم غلاموں پہ آقا ہمیشہ رہے　　آپ کا لطف بیحد سلامٌ علیک
وارث مصطفیٰ جانشین علیؓ　　میرے سلطان و سید سلامٌ علیک
لاج رکھنی پڑیگی حضور آپ کو　　آپ مرشد میں ارشد سلامٌ علیک
قبہ نور ہے جلوہ طور ہے　　آپ کا نوری گنبد سلامٌ علیک
آپ گیارہ صدی کے مجدد بھی وہ　　عرش پر جسکی مسند سلامٌ علیک
اشتیاقؔ گنہ گار کی لیں خبر
اے مرے جد امجد سلام علیک

***

# قطعات

۱

نام خدا بلند ہے نام نبیؐ بلند
نام نبی کے صدقے ہوئی زندگی بلند
سر پیش حق جھکایئے دل سوئے مصطفیٰ
ہوجائینگے خدا کی قسم آپ بھی بلند

۲

میرا چارہ ہی کیا دعا کے سوا
کرنا بھی کیا ہے التجا کے سوا
سن لے تو اسکی مہربانی ہے
کون سنتا بھی ہے خدا کے سوا

۳

زباں ملی ہے ترے حسن کے بیاں کیلئے
جبیں شوق ترے سنگ آستاں کیلئے
یہ جان لے لو مگر دل نہ لے سکوگے مرا
اسے تو رکھا ہے سرکار دوجہاں کیلئے

۴

اگر زلف کرم پرور تری برہم نہیں ہوگی
ترے پیاسوں کی تشنہ کامی ہرگز کم نہیں ہوگی
قتیل چشم خوباں ہوں جہاں جاکر مجھے بیچو
کسی بازار میں اس دل کی قیمت کم نہیں ہوگی

۵

جب رخ پاک شہہ لولاک دکھلائی گئی
تب کہیں جاکر مرے مرقد کی تنہائی گئی
قطرۂ عارض پہ قرباں ہشت جنت کی بہار
گھر تو گھر ہے نسل میں بھی وہ مہک پائی گئی

۶

گلستاں میں ہوں نکہت بانٹتا ہوں
حسینی گھر کی نسبت بانٹتا ہوں
مجھے مت روک اے دور حوادث
زمانے کو محبت بانٹتا ہوں

۷

دکھا نہ نخوت کوفہ مجھے یزید کا تخت
ترے یزید سے اعلیٰ ہے بایزید کا تخت
حسینؑ مرشد کونین انکا کیا کہنا
بچھا ہے عرش پہ اس شیخ کے مرید کا تخت

۸

اترو مری آنکھوں میں مرے دل میں سماؤ
اس کلبۂ ویران کی تقدیر جگاؤ
تنہائیاں، ویرانیاں، بے مہریاں کبتک
آجاؤ کسی روز مدینے کی ہواؤ

۹

قسم خدا کی شہیدان نینوا کا لہو
اتر گیا رگ باطل میں زلزلہ بن کر
ہزاروں دست ستم کیش میں تھا سنگ انا
حسینؑ کوفہ میں تنہا تھے آئینہ بن کر

۱۰

رخ پہ رحمت کی چاندنی ہوگی
دل میں بے داغ روشنی ہوگی
جتنا آقا سے عشق رکھوگے
نعت میں اتنی چاشنی ہوگی

۱۱

جو بے خطا رہے ان پر کرم ہوا بھی تو کیا
جو دھوپ میں ہیں کھڑے ان کو سائباں دیدے
گناہگار میں تیرا، تو میرا رب غفور
جو میرا حق ہے وہی، میرے مہرباں دیدے

۱۲

تمام دن میں ترا شاکروں شبیہ رسولؐ
خیال گیسوئے حضرتؑ میں شام ہوجائے
میرا قلم رضی اللہ عنہ کہلائے
مرا شعور علیہ السلام ہوجائے

۱۳

ہوا کے دوش پہ لفظوں کے کارواں اترے
مری حیات کے پیغام جاوداں اترے
لئے چراغ ہدایت اندھیری راتوں میں
رسول پاک کے بیٹے کہاں کہاں اترے

۱۴

برگ لب پر میں تری مدح و ثنا لایا ہوں
بزم میں تازگی برگ نوا لایا ہوں
میری ہر سانس ہے قربان رسولؐ عربیؐ
میں بزرگوں سے یہی حرف دعا لایا ہوں
کون طوفان بجھائیگا چراغ روشن
کربلا سے میں حفاظت کی ردا لایا ہوں

۱۵ نعت شہہ کونین کا دیوان رکھا ہے
بخشش کیلئے میں نے یہ سامان رکھا ہے
کیا دوش پیمبر پہ حسینؓ ابن علیؓ ہے
یا واقعی قرآن پہ قرآن رکھا ہے

۱۶

آج بھی ساقی وہی دیکھے دلاسا اٹھا
کل پلائینگے اسے آج جو پیاسا اٹھا
ایسا بے لوث زمانے سے کوئی اٹھتا ہے
جیسا بے لوث محمدؐ کا نواسہ اٹھا

۱۷

الاماں دور حوادث الاماں دور سیاہ
ہر نفس ہر سانس گویا ظلم کی آماجگاہ
یک بیک رحمت کے وہ بارہ دریچے کیا کھلے
آگئی ذات محمدؐ مل گئی سب کو پناہ

۱۸

بھر گئی جب ظلم وجور وکفر سے ساری زمیں
چیخ اٹھی دنیا، خدایا بھیج دے کوئی امیں
صبح صادق میں خدا کا نور اترا اوڑھ کر
شان ارسلناكَ اِلّا رحمةً للعالمین

❊❊❊

## "شہبازیہ اسپریچول اینڈ ایجوکیشنل سنٹر کا شعبہ نشر و اشاعت"

(حضرت مولانا ولی العالم اکیڈمی کی منظر عام پر آنے والی مطبوعات)

۱۔ مرشد السلوک: مصنفہ "علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی" یہ کتاب ہدایت و معرفت کا خزانہ ہے روز مرہ کے اعمال و اشغال، بارہ مہینوں کے فضائل و نوافل، شب برات، شب قدر، شب عاشورہ وغیرہ کی نمازوں اور روزوں کے علاوہ خانقاہ شہبازیہ کے بزرگوں کے اوراد و اشغال، وظائف و تسبیحات سے مزین ہے۔ اس کا رکھنا ہر مسلمان گھرانے کے لیے مفید ہے۔

۲۔ مناہج اشرف: سات سوالوں کے فقہی جوابات: مصنفہ حضرت علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی۔ خانقاہ شہبازیہ میں رائج شب جمعہ کی سات اذانوں، نیز روز جمعہ کی تین اذانوں، و دیگر معمولات خانقاہ پر اعتراضات کے جواب میں۔ مدلل و مستند حوالوں سے مزین۔

۳۔ یہ کیسے اسرار کھلے: مصنفہ حضرت علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی۔ قصائد کی تشریح، انداز بیان شگفتہ، دعوت فکر دینے والی بےنظیر و لاجواب کتاب جو اچھوتے انداز میں مختلف حقیقتوں سے پردہ اٹھاتی ہے۔ عظمت حسین علیہ السلام اور حقائق کربلا کو صحیح رخ سے پیش کرتی ہے۔ اہل ایمان کے لیے نعمت اور عاشقوں کے لیے جنت ہے۔

۴۔ تاریخ بزرگان شہبازی: مصنفہ حضرت علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی، حضور سلطان العارفین مخدوم مولانا شہباز محمد بھاگلپوری قدس سرہ العزیز کے سجادگان و دیگر اہل خاندان نیز خلفایان و شاگردان و فیض یافتگان کا مختصر تذکرہ اور موجودہ زیب سجادہ دامت برکاتہم القدسیہ کی حالات زندگی کا مرقع۔